یُؤتی الحکمة من یشاء

الحمد للہ والمنۃ این کتاب مستطاب تالیف مرزا سلطان احمد صاحب
معروف بہ آزاد رئیس قصبہ قادیان ضلع گورداسپور ملک پنجاب است

مرآۃ الخیال ۱۲۹۹

بحسن اہتمام جناب ملا نور الدین جیوا خان تاجر کتب وہم مالک مطبع حیدری و
صفدری حسب فرمایش جناب ریاض الدین احمد صاحب اسسٹنٹ ماسٹر مدرسہ انجمن اسلام بمبئی

در مطبع صفدری طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و نعت کے بعد احقر الموجودات و العباد میرزا سلطان احمد آزاد
خدمت ارباب صدق و صفا اور اصحاب فہم و ذکا مین نہایت ادب سے
گزارش کرتا ہے کہ اگرچہ دنیا مین جسقدر علوم پائی جاتے ہین ایک دوسری
علم سے باعتبار غایات و بلحاظ ضروریات شریف اور ممتاز ہین مگر ایک غور اور
امعان نظر کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ اونمین سے بعض علم باعتبار ضرورت و بحیثیت
غایت دوسرے علمون سی خاص اور اعلے طور پر شریف اور ممتاز خیال کیے جاتے
ہین بڑی بڑے فلاسفرز اور حکیم مزاج لوگون کے دلچسپ اور دلاویز مناظرات
اور مباحثات سے یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ علم **مثل فلاسفہ** یعنی علم فلسفہ
ذہنی بحیثیت غائت و موضوع بعض علوم سی ممتاز اور شریف ہے غور سے معلوم
ہوتا ہے کہ افراد انسانیہ کو علم فلسفہ ذہنی کی کمال ضرورت ہے کیونکہ انسانی
ضرورتین اور اخلاق ذہنی طاقتون سے ہی منضبط اور وابستہ ہین جب تک انسان
کو اپنی ذاتی قوتون کے حقیقی حالات اور واجبی تبدیلات سے مہارت اور آگاہی
نہ ہوگی تب تک اوسکا اخلاق زندگی کو حاصل کرنا ایک مشکل امر ہے اخلاقی زندگی

اوسی صورت مین حاصل ہو سکتی ہے کہ جب انسان اپنی اندرونی طاقتون
اور ذاتی جذبون سے واقف اور ماہر ہو مسٹار ڈس کہا کرتا تھا کہ
انسان کیواسطے ذاتی جذبات اور ذہنی حالات کا معلوم کرنا بڑی بڑی فوائد
اور منافع کا موجب ہے مسلمانون کے ایک بڑی بزرگ کا قول ہے۔ من
عرف نفسہ فقد عرف ربہ عرفان نفس اسلئے مستلزم عرفان الرب ہی
کہ اوس سے اوسکی صنائع کی قدرت اور حکمت ثابت ہوتی ہے یہ بات مان
لی گئی ہے کہ صنعت سے صانع کی حقیقت اور عظمت اور حقیت ثابت اور معلوم
ہو سکتی ہے ؎ گر نقش نظر سے کوئی آتا۔ نقاش کی یاد ہے دلاتا۔ جب ہم
کسی عمدہ اور لاجواب ایجاد کو دیکھتے ہین تو معًا اوسکی صانع اور موجد کی نازک
خیالی اور تیز طبعی اور فہم و فراست کی تصویر انکھون کے سامنے پھرنے لگتی ہی
اگر ہم اپنی قوت متفکرہ کو ذرا بھر غور اور فکر کرنیکی تکلیف دینگے تو یہ بات ایک
اعتبار کے ساتھ معلوم ہو جائیگی کہ انسان بھی اصل مین الٰہی صنعتون سے اول
درجہ کی صنعت ہے اوسکی ذات مین جو جو پُرزی یعنی قوا اور طاقتین رکھی گئین
ہین اون سے خداوند کریم کی حکمتون اور قدرتون کا مقدار اور وزن معلوم
ہو سکتا ہے جب علم منسٹل فلاسفہ انسانون کے حق مین مفیض اور مفید ہے تو مناسب
اور ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اوسکی بعض اصطلاحات اور قوانین کو سلیس عبارت
مین جسکو ہر ایک شخص ادنے توجہ سے بھی سمجھ سکے منضبط کیا جاوے تا کہ اوسکا فائدہ
اور اشاعت بالعموم ہو۔ پہلی میرا ارادہ تہا کہ قوت حافظہ کی بابت بحث کرون مگر چونکہ
قوت مذکور کی بابت میرے معظم و مکرم مولانا **سید احمد شفیع صاحب**
(جو گویا انسانی طاقتون کی نسبت بحث کرنیکے اعتبار سے نیٹو لوگون مین سے
پیشرو یا اول ہین) ایک مستقل رسالہ شائع کر چکے ہین اسواسطے مناسب معلوم ہوا

کہ قوت خیالیہ کی نسبت ہی بحث ہو - چونکہ اس کتاب مین متعدد امورات کا اظہار اور بیان ہوگا - اسواسطے اوسکے مطالب اور مقاصد پانچ باب پر تقسیم کیئے جاتی ہین تاکہ ناظرین اور مطلعین ضروری مقاصد پر ایک سہولت اور سلامتی کے ساتہ فائز اور کامیاب ہوسکین -

تفصیل ابواب خمسہ

باب اول دربیان - تعریف و فوائد و مقام و اقسام و طاقت و معیاد قوت متخیلہ

باب دوم دربیان طریق حدوث خیالات -

باب سوم دربیان تسلسل خیالات -

باب چہارم اون عوارض اور امراض کے بیان مین جو قوت متخیلہ پر وارد اور موثر ہوسکتی ہین -

باب پنجم دربیان فوائد و تدابیر آراستگی و صحت قوت متخیلہ -

باب اول

چونکہ ہر ایک باب مختلف مقصدون اور بحثون پر موضوع اور مبنی ہے اسواسطے بخیال تسہیل مطالب ہر ایک باب کے مقصدون اور بحثون کو نمبروار بیان کیا جاتا ہے -

نمبر اول حکماے مینٹل فلاسفہ کے نزدیک قوت خیالیہ اوس قوت کا نام ہے جو صور محصلہ قوت حس مشترک کو قبول اور حاصل کرتی ہے حس مشترک اوس قوت کا نام ہے جو بذریعہ حواس ظاہر یہ صور محسوسات کو حاصل کرتی ہے گویا جسپر صور محسوسہ کا استحصال موقوف اور منحصر ہے بعض طبیبون نے قوت خیالیہ اور حس مشترک کو مرادف بیان کیا ہے لاکن ماہرین ذہنی فلاسفہ اس ترادف سے اعراض اور انکار کرتے ہین - اونکے نزدیک قوت خیالیہ اور حس مشترک

دو قوتین ہین اور اونکے حالات اور حیثیتین آپس مین متبائن ہین ۔
قوت حس مشترک تو وہ قوت ہے جو ظاہری حواس کے وساطت اور زور سے صور محسوسہ کو حاصل کرتی ہے ۔ اور قوت خیالیہ وہ قوت ہے کہ جو صور محصلہ حس مشترک کو قبول کرلیتی ہے ۔ اگر بقول بعض اطبار یہ دونو قوتین اور طاقتین مرادف اور ایک ہی ہوتین تو لازم اور ضروری تہا کہ ان دونو مین فرق اور تمیز نہ پائی جاتی کیونکہ شئی واحد الحیثیت مین فرق اور تمیز کا پایا جانا ناممکن ہے ۔ مگر غور سے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ ان دونو قوتون مین بین طور پر فرق اور تمیز دخیل ہے جب ہم حواس ظاہر کی وساطت سے کسی صورت محسوسہ کو پاتے ہین تو اوسوقت ہم اپنے آپ مین ایک ایسی طاقت دیکھتے ہین کہ جو حواس ظاہری کی شراکت سے اوس صورت محسوسہ کی استحصال پر رغبت اور میلان ظاہر کرتی ہے یہانتک کہ بشراکت حواس صوریہ اوس صورت کو حاصل کرلیتی ہے
جب یہ طاقت اپنی کام سے فراغت پاتی ہے تو ایک اور طاقت ظہور پذیر ہوتی ہے وہ حس مشترک کو مجبور کرتی ہے کہ صور محصلہ محسوسہ کو میرے سپرد کردے مین اونہین ایک خوشی سے قبول کرونگی ۔ اگر قوت حس مشترک اور خیالیہ مرادف اور واحد الحیثیت ہوتین تو ضرور تہا کہ یہ دو حالتین پیدا نہ ہوتین اور اونکے ادراکات اور طاقتون کی تاثیرات ایک ہی قسم اور وضع کی ہوتین ۔ تبائن التواثیر مستلزم ہے کہ واحد الحیثیت نہون اگر یہ دونون قوتین ایک ہی ہین تو کیا باعث اور وجہ ہے کہ ایک ہی دفعہ دونو قسم کے خیالات پیدا اور مجتمع نہین ہوتے پہلے ایک اور صورت پیدا ہوتی ہے اور بعد اوسکے کچہ اور ۔ اگر کوئی کہے کہ نہین قوت تو ایک ہی ہے مگر اوسکی حالتین اور حیثیتین دو ہین ۔ جیسے کپڑا تو ایک ہی ہوتا ہے مگر مختلف رنگون

کی بسبب مختلف حالتون پر منقسم ہوجاتا ہے انقسام حالات شئی سے جو عوارضات کے لحوق کے باعث صورت پذیر ہوتا ہے یہ لازم نہین آتا کہ شئے منقسم ہوجاوے۔

مین تسلیم کرتا ہون کہ انقسام حالات شئی مستلزم انقسام ذات شئی نہین ہین لاکن بادب گزارش ہے کہ جیسا انقسام حالات شئی مستلزم انقسام ذات شئی نہین ہوسکتی اسیطرحپر حالات متبدلہ و منقسمہ مزیل و رافع ذاتیات و خواص شئے نہین قرار دیجاسکتی اگر بقول معترض صاحب یہ قوتین بحیثیت ذات ایک اور بحیثیت حالات دو ہین تو لازم آتا ہے کہ تبدل حالات سے ذات مین انقلاب اور فرق نہ آوے۔

حالانکہ ان دونون مین فرق پایا جاتا ہے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دونو قوتین بلحاظ ذاتیات اور خواص متفاوت و متغائر ہین جب ذاتیات اور خواص مین تمیز اور فرق ثابت ہے تو ان کا واحد الذات ہونا ایک نا ممکن امر ہے۔

اگر ہم بقول حضرت معترض صاحب ان ہر دو قوتون کو بحیثیت ذات ایک اور بحیثیت الحالات دو تسلیم کرلین تو لازم آتا ہے کہ اور قوتون کی بابت بھی اسی توجیہ اور تشریح کو ضروری اور مقدم خیال کیا جاوے اور مانا جاوے کہ قوت اصل مین ایک ہی ہے مگر بلحاظ تبدل حالات و تغیر حیثیات جدا جدا نامون سے تعبیر اور موسوم کیجاتی ہے جسطرحپر ہم خیال لیہ اور حس مشترکہ کو واحد الذات و بحیثیت قرار دیسکتے ہین اسیطرحپر کہ سکتے ہین کہ قوت بیانیہ اور ملکیہ اور حافظہ وغیرھم بحیثیت ذات ایک ہی ہین اور من حیثیت الحالات مغائر۔

طبیبون نے اسواسطے کہ انکو قواے انسانیہ کے اصلی ماہیت اور کیفیت سے

چندان تعلق نہ تھا لاپروائی سے حس مشترک اور خیالیہ کو واحد حیثیت مان لیا۔ مگر شکر ہے کہ متاخرین فلاسفہ والون نے اونکے اوہام اور شکوک کو ناقص اور کمزور ثابت کر دکھایا کما لا یخفی علی من لہ ادنی فراسۃ۔

نمبر دوم خداوند کریم کی صنعتون اور حکمتون کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک صنعت اور حکمت طرح طرح کے فوائد اور منافع سے مملو اور پُر ہے قوت خیالیہ کی خلقت سے حضرت انسان کو ہر روز ہزارون طرح کے فوائد حاصل ہوتے ہین۔ گویا اوسکی حیاتی اور ضروری امورات کے انصرام مین پوری طور پر معاون اور موئد ہے اگر انسانون کو یہ مفید اور شریف قوت عطا نہ کی جاتی تو حواس ظاہر کی ساری محنت اور جانفشانی برباد جاتی۔

انسان غیبوبت کے بعد کسی صورت اور واقعہ کو بھی اعادۃً خیال مین نہ لا سکتا اور نہ کسی مفید اور غیر مفید شی اور دوست اور دشمن مین فرق اور تمیز کر سکتا۔ قوت مفرقہ اور متمیزہ بھی اسصورت مین کسی شی مین فرق اور تمیز کر سکتی ہے کہ جب قوت خیالیہ کے خزانہ مین اعادۃً اوسکی صورت خیالی طور پر پیدا ہو جاوے۔

اوپر کی سطرون پڑہنے سے قوت خیالیہ اور حافظہ کی صورت اور کیفیت مین ایک اتحاد اور شرکت ذاتیہ کا شبہہ پیدا ہوتا ہے معترض کہ سکتا ہے کہ جب قوت متخیلہ اپنے طور پر بھی بعض صورتون اور واقعات کو اعادۃً خیال مین لا سکتی ہے تو اس سے قوت حافظہ کا قوت خیالیہ سے متحد ہونا ثابت ہوتا ہے ——

یہ سچ اور ٹھیک ہے کہ قوت خیالیہ ذاتی طور پراعادۃً کبھی کبھی گزشتہ خیالات کو پیدا کرتی ہے - لاکن اسّے ہم یہ استدلال نہین کرسکتے کہ قوت حافظہ اور وہ ایک ہین - ہم قوّت متخیلہ کے اس فعل اورکارروائی کو حافظہ کہہ ہی نہین سکتے ہم کہتے ہین کہ اصل مین ہرایک قسم کا خیال اور واقعہ قوت خیالیہ کی قدرتی اور طبعی انکھون کے سامنے پڑا رہتا ہے - جب اوسکو ضرورت ہوتی ہے فی الفور نکال لیتی ہے اس صورت مین حافظہ کی تعریف قوت خیالیہ پرصادق نہین آتی قوّت حافظہ کا یہ دستور اور کام ہے - کہ قوت وہمیہ کے وساطت سے مختلف معانی اورصورتون کو جمع کرلیتی ہے اور بروقت ضرورت ٹٹول ٹٹول کرنکال لیتی ہے دیکھو جب ہمین کبھی کسی دوست یارفیق کا نام لینا منظور ہوتا ہے تو کس مشکل اور دقت سے یاد کرتے ہین -

دوسرے ہم کہتے ہین کہ اصل مین قوّت حافظہ بذاتہ مختار نہین ہے اور نہ اوس مین اس قسم کی طاقت پائی جاتی ہے کہ اوسکو خود مختار قرار دیا جاوے - وہ ایک خزانچی اور محافظ ہے - اوسکا کام صرف اسیقدر ہے کہ جن خیالات کو قوت خیالیہ حس مشترک سے حاصل کرکے سپرد کرے اونکو نہایت نگرانی اور حفاظت سے رکھے - اور بروقت طلب کرنیکے حاضر کرے قوت حافظہ کو صرف اس حیثیت سے حافظہ کے نام سے موسوم کرتے ہین کہ وہ خیالات سپردکردہ قوت متخیلہ جو حس مشترک کی وساطت سے حاصل ہوتے ہین ایک حفاظت اور دیانت سے رکھتی ہے نہ اس حیثیت اور وجہ سے کہ وہ بذاتہ مختار اور مجاز ہے اس دیانت دار محافظ اور ٹریزری خزانچی سے جب افسر خزانہ یعنی قوت خیالیہ حسب الضرورت والحاجت خیالات اور امورات سپردکردہ مین سے کوئی خیال یا امر طلب کرتی ہے تو فی الفور خدمتمین حاضر کردیتی ہے خیالات

اور امورات سپرد کردہ کے طلب کرنے سے یہ لازم نہین آتا کہ قوت
خیالیہ اور حافظہ واحد الذات والحیثیت ہون کیا اگر کسی ضلع یا ڈسٹرک
کا ٹریزری افیسر اپنے ضلع کے ٹریزری کلارک یعنی خزانچی اور محافظ سے
کسی ضرورت یا اوسکی دیانت اور امانت کی پرتال کے لئے زر اور رقوم مجتمعہ
اور سپرد کردہ سے کوئی رقم طلب کرے یا اوس سے حسب ضابطہ لے تو
اوس سے اوس افیسر کو ٹریزری کلارک کہا جا سکتا ہے ھرگز نہین۔

نمبر سوم۔

قوت خیالیہ کے مقام کی بابت مختلف اقوال ہین مگر متفق علیہ یہ قول ہے کہ
ہو نہ ہو اس قوت کا مقر اور مقام دماغ ہے ہو اس قول کو اس دلیل اور
حجت سے موجہ اور مدلل کرتے ہین کہ اگر اس قوت کا مقام دماغ نہ ہوتا تو ضرور
تہا کہ ماؤفیت دماغ پر صدمہ پہنچنے سے اوسے کوئی صدمہ نہ پہنچتا دماغ سے ماؤف
نہوتی کیونکہ ایک شی باوجود عدم تعلق دوسری شی کے ماؤفیت سے ماؤف نہین
ہوسکتی عیان راچہ بیان۔

مگر ہم روز دیکھتے ہین گویا ایک صورت مین ہمارا ذاتی اور پورا نہ تجربہ ہو گیا
ہے کہ جب کسی انسان کا کاسۂ دماغ کسی باعث ماؤف یا منقوص ہو جاتا ہی
تو ساتہ ہی اوسکی قوت متخیلہ کے طبعی رفتار اور تیزی مین بھی ایک کمزوری یا نقص
پیدا ہو جاتا ہے۔ اس توافق اور تناسب سے ہم خیال کر سکتے ہین کہ قوت
خیالیہ کا اصلی مقام دماغ ہی ہے اگر دماغ نہ ہوتا تو ماؤفیت پیدا نہوتی۔

جب کبھی دوّار کا موذی عارضہ لاحق ہوتا ہے تو اوسوقت ہمارا دماغ متاذی
ہو کر سخت تکلیف مین مبتلا ہو جاتا ہے۔ ساتہ ہی اوسکے ہماری قوت متخیلہ بھی
ماؤف ہو کر اپنے طبعی اور واجبی کارروائی سے رہ جاتی ہے برخلاف اسکے

جب ہمارا کوئی عضو متاذی ہوتا ہے تو ہماری قوت متخیلہ کے طبعی اور جبی کارروائی مین زیادہ نقصان عائد نہین ہوتا یہ سب باتین دلالت کرتے ہین کہ ہو نہ ہو اس قوت کا مقام دماغ ہی ہو۔

قوت خیالیہ کے طبعی صورت اور ہیئت کے بارے مین بھی مختلف خیالات ہین اس بارہ مین جو کچھ لکھا گیا ہے وہ سب قیاسات اور دوراندیشی پر ہے مبنی ہے کیونکہ اوسکی ہیئت اور صورت مخصوصہ مرئی نہین ہے بلکہ اوسکی طاقتون اور تاثیرات سے قیاس کی گئی ہے۔ کسی حکیم نے اس بارہ مین کوئی کافی ووافی دلیل بیان نہین کی ہان بعض قیاسات قرین صحت معلوم ہوتی ہین۔ غور سے معلوم ہوتا ہے کہ قوت مذکور غالباً ایک گاڑھے شیرہ کی مانند ہے جسوقت اوسپر حس مشترک کے مدد اور عنایت سے صور محسوسہ عمل کرتے ہین تو بباعث لیس دار اور گاڑھا ہونے کے چسپان ہو جاتی ہین یا یون کہو کہ قوت متخیلہ ایک نہایت ہی صاف اور لطف پانی کی طرح ہے جو صورتین یا واقعات اوسکے سامنے آتے ہین اوسکی ذاتی صفائی اور لطافت کے سبب منعکس ہو جاتے ہین۔ اگر کوئی کہے کہ صور یا اشکال یا امور منعکسہ قائم بالذات نہین ہوتے جب صور یا اشکال یا آلہ انعکاس ہٹا یا جاویگا سب کچھ معدوم ہو جائیگا۔ مگر قوت خیالیہ مین جو جو صور یا اشکال منعکس ہوتے ہین قائم رہتے ہین کیونکر مانا جاوے کہ قوت متخیلہ آئینہ یا پانی کیطرح صاف اور لطیف ہے۔ جواب اس کا یہ ہے۔ (الف) ہماری مراد لطافت اور صفائی سے اس قسم کی کمزور صفائی مراد نہین جو پانی یا شیشہ کی طرح صور منعکسہ کو قائم اور ثابت نرکھ سکے بلکہ ایک ایسی لطافت مراد ہے جو بذاتہ باوجود گاڑھا ہونیکے لطیف بھی ہو اور اوس مین ایک ایسی کشش

اور طاقت ہو کہ امور خارجیہ اور صور منعکسہ کو ایک مدت تک قائم رکھ سکے۔
ب درصورت مان لینے اس امر کے کہ قوت خیالیہ پانی یا آئینہ کی طرح ہے
کوئی نقص اور قباحت لازم نہین آتی اس واسطے کہ قوت خیالیہ صور کو قبول
کر کے حافظہ کے سپرد کر دیتی ہے جیسا آئینہ مین جب کوئی آدمی کسی صورت کو
دیکھتا ہے تو آئینہ اوس صورت کو منظر کی حوالہ کر دیتا ہے گویا اوس کے
منصبی فرض تحویل ہے۔ دیکھو پانی کے اوپر سے جو کوئی پرند اوڑتا جاتا ہو
تو اوسکا عکس ضرور ہی پانی مین پڑتا ہے اگر کوئی شخص اوس موقعہ پر پانیکی کنارہ
پر کھڑا ہو گا تو ضرور اوس عکسی صورت سے اپنے دل مین ایک شکل اور صورت
قائم کر لیگا گو پانی کا نقش سریع الزوال تھا مگر اوسکے منظر کا تصور اور خیال
تو محکم اور استوار تھا اسیطرح پر ہم کہہ سکتے ہین کہ بقول معترض صاحب کے
اگر اس امر کو مانا بھی جاوے کہ قوت خیالیہ کو پانی سے منسوب کرنیسے استواری
اور محکمی مین فرق آتا ہے تو بھی کچھ نقصان نہین گو قوت مذکور بقول معترض
صاحب بذاتہ سریع الزوال ہے مگر اوسکی محافظہ قوت حافظہ تو زور آور اور
قائم بالذات ہے۔
ج معترض صاحب کا یہ فرمانا کہ درصورت تناسب آبی لازم آتا ہے کہ قوت
خیالیہ امورات محصلہ کو قائم نرکھے ایک خوش فہمی اور سینہ زوری ہے۔
قائم رکھنے کے یہ معنے نہین ہین کہ اپنے طور پر اپنی ذات مین جمع کر رکھے
بلکہ یہ مراد ہے کہ اپنی نگرانی سے قوت حافظہ کی حفاظت مین قائم رکھے کسی
دوسری قوت کی حفاظت اور واجبی نگرانی مین خیالات کا قائم رکھنا اور اپنے طور
پر بھی نگرانی کرنی گویا ایک ذاتی حفاظت ہے۔

نمبر چہارم

واضح ہو کہ قوت خیالیہ کے علی العموم دو قسمین ہین تخئیل اور تخیّل
لفظ تخئیل کے لغوی معنے خیال کرنے کے ہین اور اصطلاح حکماے مثل فلاسفہ
مین قوت خیالیہ کے ایک ایسے طریق عمل کا نام ہے جو معقولات اور مرئی اور غیر
مرئی امورات اور واقعات سے وابستہ اور متعلق ہو یعنے قوت متخیلہ کے ان
خیالات کا نام ہے جو ذہنی طور پر پیدا ہوئے ہون -
عام اس سے کہ اونکی ابتدائی جزئین اور حالت معقولی ہو یا محسوسی مرئی ہو یا
غیر مرئی - لفظ تخیّل کے لفظی معنے خیال مین لانے کے ہین اور اصطلاح
حکماے مثل فلاسفہ مین قوت خیالیہ کے اوس حالت کو کہتے ہین جو محسوسات
اور مرئی شیئون اور امورات سے متعلق ہو تخئیل اور تخیّل - مین بہت فرق
ہے - تخئیل صرف عقلی اور ذہنی ادراکات سے ہے متعلق ہوتی ہے
اور تخیّل صور اور امورات محسوسہ سے - مندرجہ ذیل تمثیل کے پڑہنے سے
ان دونو مین فرق معلوم ہو سکتا ہے تمثیل -
فرض کرو کہ ہم نے ایک ایسی کل ایجاد کی جو دنیا مین رائج اور مستعمل نہ تھی اور کبھی
ہم نے اوس کل کا نام تک نہ سنا تھا ایسی نادر الوجود کل کا پیدا ہو
جانا اسباب پر منحصر نہین کہ ہمنے اوسکو قبل از پیدا ہونیکے کبھی دیکھا یا سنا تھا
صرف اس امر پر موقوف ہے کہ ہماری قوت متخیلہ نے عقلی طور پر ایک عجیب اور
نادر خیال کو پیدا کر کے ایک نئی بات ایجاد کی - جس کا - دنیا مین وجود نہ پایا جاتا
تھا - تمثیل فرض کرو کہ ہم نے ایک شخص سے سنا یا کسی کتاب مین
پڑہا یا اپنی آنکھون سے دیکھا کہ فلان یورپین نے فلان کل ایجاد کی اور اس ہی
ہمارے دل مین حواس خمسہ کی وساطت سے ایک نیا واقعہ پیدا ہو گیا اور ہماری
قوت خیالیہ نے اپنے طبعی خزانہ مین داخل کر لیا یعنی

سے اپنے خیالی خزانہ مین لے لیا۔ پہلی مثیل تخئیل کی حالت ظاہر کرتی ہے اور دوسرے تخئیل کے تخئیل باعتبار حالات دو قسم پر منقسم ہے۔ تخئیل عقلی تخئیل حسی۔ شق اولے وہ ہے جسکی حالتین صرف عقل سے ہے منضبط ہون۔ جیسے کسی شخص کا کسی نئے خیال کا پیدا کرنا شق ثانی وہ ہے جسکی ابتدائی حالت امور یا صور محسوسہ سے شروع ہوتی ہو اور اوس کا نتیجہ معقولات پر مشتمل ہو مثلاً آفتاب کو بذریعہ حس باصرہ دیکھنا اور پھر اوسکی بابت عقلی طور پر نادر خیالات کا پیدا کرنا۔

تخئیل پانچ قسم پر ہے۔ بصریہ۔ شامیہ۔ سامعیہ۔ ذائقہ۔ لامسہ

شق اولے وہ ہے جو قوت باصرہ سے متعلق ہے جیسے کسی جانور یا آدمی وغیرہ کو دیکھ کر اوسکی محسوسہ صورت کو خیالی خزانہ مین لے آنا۔

شق ثانی وہ ہے جو قوت شامہ سے مربوط ہے جیسے پھول کا سونگھنا اور اوسکی محسوسہ حالت کو خیال مین منتقل کر لینا۔

شق ثالثہ قوت سامعہ سے وابستہ ہے جیسے کسی راوی یا منظر سے کسی موجود یا گزشتہ واقعہ کو سننا اور اسکی مسموعہ حالت کو خیالی خزانہ مین جمع کر لینا

شق رابع قوت ذائقہ کی حالت کا نام ہے جیسے کسی چیز کا چکھنا اور مزہ معلوم کر کے قوت خیالیہ کو اوس سے مانوس بنانا۔

شق خمسہ۔ قوت لامسہ سے متعلق ہے جیسے کسی شئے یا حالت شئے کو بذریعہ لمس معلوم کرنا اور اوس کو قوت خیالیہ مین جگہ دینا یعنی حالت ملموسہ کو خیال مین لانا

نمبر ۵ پنجم

قوت متخیلہ کی طاقت بہت وسیع ہے اور طبعی طور پر اوس مین اسقدر اور ایسا جوش پایا جاتا ہے کہ جس سے تمام محسوسات اور معقولات کی بابت نادر نادر

تو اوس وقت اوس خیال کی بابت ہم کو تسکین نہین ہوتی کہ غلط ہے یا صحیح۔
خیال پیدا کرنیکے بعد ہم اوس خیال کو عقل کے آگے ثبوت غلطی یا صحت کے
لئے پیش کرتے ہین عقل خود بخود کسی صورت مین خیالات کو پیدا نہین کرتے
جج کا فرض اور عمل منصبی نہین ہے کہ خود دروازہ مین کھڑا ہو کر عرضیئن اور سوالات
لے قوت خیالیہ عقلی عدالت کا دروازہ اور اردلی ہے کوئی شخص بلا حکم
و توجہ اردلی جج کے پیش نہین ہو سکتا۔
سوا دو تین صاحبون کے اور سب حکیمون نے قوت خیالیہ کو دونو قسم
کے خیالات کے پیدا کرنے والی تسلیم کر لیا ہے۔ عقلی خیالات کے پیدا
کرنے سے یہ مراد نہین کہ اونکو عقل کے موافق بناتی ہے بلکہ یہ کہ متن تبدیل
عقلیات پیدا کر کے عقل کے سپرد کر دیتی ہے تاکہ اونکی صحت اور تنقیح ہو
جاوے۔ قوت خیالیہ کی طاقت عوارض اور امراض کے لحوق کے باعث
تبدیل بھی ہوتی رہتی ہے چوتھی باب مین اسکا مفصل حال لکھا جائیگا۔
جوانون بوڑھون اور لڑکون کے خیالی طاقتون مین فرق ہوتا ہے۔ اکثر
کر کے جوان آدمیون کے خیالی طاقتین بہ نسبت بوڑھون اور لڑکون کی زور
آور اور وسیع ہوتی ہین۔ بوڑھونکا دماغ متخلخل اور کمزور ہو جاتا ہے
اسواسطے اونکی خیالی طاقتین بھی ضعیف ہو کر اپنے طبعی زور آور تیزی کو چھوڑ
دیتے ہین مگر بعض بوڑھے اور بوڑھون کی نسبت بوڑھاپے مین بھی خوب خیالات
پیدا کرتے ہین۔ صغیر سن لڑکون کے خیالی طاقتین اور تاثیرین اسواسطے
ضعیف اور کمزور ہوتے ہین کہ اونکی خیالی قوتون کا مغز ایام طفولیت مین منجذب
اور گاڑھا نہین ہوتا اسباعث اونمین خیالات کی کمی رہتی ہے قوت متخیلہ کی معیاد
کی بابت حکیمون نے بڑی بڑی دلاویز بحثین کر کے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ وہ ابتدا

عمر سے اخیر عمر تک قائم رہتی ہے۔ ہان اسقدر فرق ہو جاتا ہے کہ مرور
سنین سے بہ نسبت ابتدائی حالتون کے آخری حالتون مین ایک نقص اور کمزوری
پیدا ہو جاتی ہے سو یہ حالت اس امر کی مستلزم نہین کہ قوت مذکور کی مداومت
اور بقا سے انکار کیا جاوے نقص شے اور حالت کا نام ہے اور فقدان شی اور
حالت کو کہتے ہین ـــ اگر ہم غور کرین گے تو ہمین اقرار کرنا پڑیگا کہ قوت
خیالیہ تا دم مرگ انسان کے ساتھ باقی اور قائم رہتی ہے اگر کوئی مردہ عالم
عقبیٰ سے واپس آتا تو معلوم ہو جاتا کہ انسان کو وقت نزع مین ہی جو گویا انسانی
تکلیفونکا آخیر اور ختم ہوتا ہے کئی ایک قسم کے خیالات نرغہ کر لیتے ہین۔
جسطرح انسان از روی طبائع متخالف و متضاد ہین اسیطرح بحیثیت خیالات
مغائر و متفاوت ہین ساری انسانون کے قوت خیالیہ ایک ہی قسم کی کشش اور طاقت
نہین رکھتے آپس مین متضاد اور متفاوت ہین انسانکی خیالی طاقتون کا متفاوت
ہونا بڑے بڑے فائدون کا موجب ہے اگر ساری انسانونکی خیالی طاقتین
ایک سانچہ کی ڈھلی ہوئی ہوتین تو یقیناً دنیا کا انتظام نہ چلتا مختلف علوم اور
عجائبات کا مروج اور پیدا ہونا تفاوت خیالات کا ہی باعث ہے اگر سب خیالی طاقتین
ایک ہی ڈھنگ اور قسم کی ہوتین تو انکے خیالات بھی ایک ہی قسم کے ہوتے
کیونکہ اشیاء واحد الذات و الحیثیت کے خیالات کا ایک ہونا ضروری ہے
انسان کی خیالی طاقتونکا تفاوت اور تغائر معلوم کرنا کوئی دقت طلب بات
نہین ہے ایک ادنی غور سے معلوم ہو سکتا ہے۔
دو سٹوڈنٹ ایک ہی کتاب یا آرٹیکل کو پڑھتے ہین مگر معانی اور نتائج کی بابت دونو
کے خیالات مغائر ہوتے ہین ـــ
یہ تغائر اسیواسطے ہے کہ انکی خیالی طاقتین آپس مین مغائر اور متفاوت ہین۔

باب دوم

حکیم مٹارڈس اور بالزنیک کا قول ہے کہ خدا کی ہر ایک پیدایش اور مخلوق ایک
نہ ایک قاعدہ اور اصول پر موضوع ہے - اور ہر ایک مخلوق رولز یعنی قاعدونہ
ہی اپنی ضروری اور روحی امورات کو انجام دیتی ہے گویا ہر ایک شی کی فطرت
اور سرشت مین رولز پر چلنیکی طاقت اور خاصیت ڈالی گئی ہے -
انسانونکی قوت خیالیہ بھی قاعدونکے اقتدا سے ہی اپنے طبعی خزانہ مین عقلی اور
حسی خیالات جمع کرتے ہی بیقاعدہ اوس سے بھی کچہ نہین ہوسکتا اگر ہم اپنی
انکھون کو بند کرکے پڑے ہین تو وہ خیالات جو بذریعہ قوت باصرہ منتقل
ہوتے ہین خواب مین بھی نظر نہ آوین -

مبدا اول

بالعموم ہر ایک انسان کے قوت خیالیہ دو طرحپر خیالات پیدا کرتی ہے ایک بذریعہ
حواس خمسہ جو امورات خارجی سے متعلق ہوتے ہین - اور ایک بلا ذریعہ حواس خمسہ
جنکو عقلی یا وہمی بولتے ہین - جنکا خارج مین مطلقاً اثر اور نشان بھی نہین ہوتا -
جب کوئی آدمی بذریعہ حواس خمسہ صور محسوسہ اور امورات خارجیہ پر نظر یا غور
کرتا ہے عام اس سے کہ وہ نظر یا غور کسی حواس سے متعلق ہو تو اوسکی قوت خیالیہ
مین بذریعہ حس مشترک ایک خیال منتقل ہوجاتا ہے اوسوقت قوت خیالیہ
خیال کے قدر اور حیثیت کے مطابق عمل کرتی ہے بہت سے خیالون کو قوت
مذکورا اپنے طور پر ناقص یا کم زور جانکر چھوڑ دیتی ہے اور بہت سے خیالونکو مفید
اور زور آور سمجھ کر قوت عقلیہ کے سپرد کر دیتی ہے ایک حکیم صاحب کا قول ہے
کہ قوت متخیلہ بذاتہ امورات محصلہ مین کسی قسم کی تمیز اور فرق نہین کرسکتی
- لاکن مین اسکے مخالف ہون میرے خیال مین قوت خیالیہ بذاتہ جزوی طور پر

تمیز اور افتراق کی چاشنی رکھتی ہے اوسمین موجد ازلی اور صانع ابدی نے
اپنی قادرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے ایک ایسا بھی پرزہ جڑ رکھا ہے کہ جسکی
گردش سے خیالات محصّلہ مین جزوی طور پر فرق اور تمیز ہو سکتی ہے جسوقت
انسان صور محسوسہ مین سے کسی صورت کو دیکھتا ہے اوسیوقت ایک تھوڑی سی
تمیز ہو جاتی ہے مین نہین کہہ سکتا کہ وہ تمیز کسی معاملہ مین رای زنی کو کافی ہوتی ہی
اس سی کچہ سرو کار نہین - مدعا یہ ہی کہ قوت خیالیہ مین بھی بہت تہوڑی اور کم تمیز پائی
جاتی ہے بہت سی ایسی خیالات ہین کہ قوت خیالیہ او نکو لغو ر تخیل رد کر دیتی ہے
اس تردید سی ثابت ہوتا ہی کہ ضرور قوت مذکور جبراً مدرک اور متمیّز ہے
قوت خیالیہ کی تمیز کوئی عمیق تمیز نہین ہے بلکہ وہ ایک طبعی خاصہ پورا ہوتا جاتا ہے
بہت سے ایسے امورات اور صور محسوسہ مین کہ قوت خیالیہ اون کو بڑی
خوشی اور زور سے جذب اور طلب کرتی ہے اور حفاظت کے واسطے
قوت حافظہ کے سپرد کر دیتی ہے اگر کوئی سکھے کہ جب قوت خیالیہ متمیز ہے
تو اس مین قوت عقلیہ کی خصوصیت اوڑ جاتی ہے تو جواب اُس کا یہ ہے
کہ قوت مذکور کی جزوی تمیز سے عقل کی خصوصیت مین کوئی فرق نہین آتا
اوس صورتین عقلی خصوصیت مین فرق اور کمزوری آنیکا اندیشہ تہا کہ جب
قوت خیالیہ کو بطریق تامّہ متمیّز قرار دیا جاتا - دوسری ہم کہتے ہین کہ
قوت خیالیہ کا جزوی طور پر متمیز ہونا ایک فطرتی اور ضروری امر ہے اگر قوت
مذکور جزوی طور پر بھی متمیز نہوتے تو سید القوای یعنی قوت عقلیہ کو کمال تکلیف
اور وقت ہوتے ایک ہی خیال کے دیکھتے اور پہاڑسی مدت گزر جاتی جسطرح ہر
جج کے اردلی یعنی عرضیان اور سوالات لینے والا کا خواندہ ہونا ضروری
اور لازمی ہے اسیطرح جیسے عقلی جج کے کلارک کا جزوی طور پر متمیز ہونا بھی

اور ضروری ہے آپ لوگون نے انگریزی عدالتون مین دیکھا ہوگا کہ جب کسی مجسٹریٹ کا کلارک یا ارڈرلی مستغیثون کے سوالات اور عرضیان لیتا ہے تو اونمین سے عرضیونکا عنوان اور غائت دیکھ دیکھ کر بعض سوالات کو جج کے روبرو پیش کرنے کے واسطے رکھتا جاتا ہے اور بعض کو اشٹامپ کی کمی یا کسی اور نقص کے باعث واپس دیدیتا ہے۔

جسطرح مجسٹریٹون کے کلارک اور ارڈرلی جزوی اختیار رکھتے ہین اسیطرح پر عقلی مجسٹریٹ کا دیانتدار اور ہوشیار کلارک قوت خیالیہ بعض خیالات کو قابل پیشی نہ سمجھ کر واپس یعنی رد کر دیتا ہے۔

جب حواس خمسہ کے ذریعہ اور وساطت سے قوت خیالیہ صور محسوسہ کو خیالی خزانہ مین جمع کر لیتی ہے تو اونمین سے تدریج ایک ایک خیال عقل کے آگے پیش کرتی جاتی ہے اور خیالات منظور شدہ عدالت عقلیہ کو محافظ خیالات یعنی قوت حافظہ کے سپرد کر دیتی ہے۔ اور جن خیالات کو عقلی عدالت منظور نہین کرتی اونکو بذریعہ قوت ناشرہ زائل اور دور کر دیتی ہے چونکہ قوت خیالیہ کو تمیز تام کا مادہ حاصل نہین ہوتا اسواسطے بہت دفعہ غلطی اور لغزش بھی کہا جاتی ہے جسکو عقلی طاقت درست اور صحیح بناتی ہے۔ جب قوت خیالی کے طبعی خزانہ مین بذریعۂ حواس خمسہ صور محسوسہ اور امورات خارجیہ داخل ہوتے ہین تو اوس وقت قوت مذکور کے مغز مین ایک جوش یعنے اوبال پیدا ہوتا ہے اور اس مین تمام خیالات اوبلتے ہین یعنے اون تمام صورتون اور امورات کی بابت قوت خیالیہ ایک غور اور نظر کرتے ہین قاعدہ کی بات ہے کہ جب کسی امر کی بابت دل سے غور کیجاتی ہے تو انسانی طاقتون مین ایک جوش

پیدا ہوجاتا ہے جو تمام صورتون اور امورات کو اپنی اوبلتی ہوئی حالت
مین ملالیتا ہے اس جوش سے دو باتین حاصل ہوتی ہین ایک یہ کہ
جزوی طور پر صور مدخولہ کی بابت تمیز ہوجاتی ہے اور دوسرا یہ کہ خیال در
خیال کی صورت نکل آتی ہے اور حالت حسیہ سے حالت عقلیہ بن جاتی ہے
حواس خمسہ قوت خیالیہ کے اول درجہ کی غمخوار اور موید ہین سچ پوچھو تو انہین
حضرات کی توجہ سے خیالی خزانہ مین ہر ایک قسم کے خیال کی آمد رہتی ہے
گویا یہ حواس ہر ایک وقت قوت خیالیہ کو خراج اور محاصل دیتی ہین
اور اوسکی طبعی خزانہ کو پر رکھتی ہین گو حواس خمسہ بذریعہ حس مشترک
خیالات کی مدد کرتے ہین مگر اصل مین پورے تابعدار اور موید ہین
حس مشترک گویا ایک محصل اور ممبروار ہے جو حواس خمسہ کے فرمان
بردار اسامیون سے واجبی محاصل وصول کرکے خیالی گورنمنٹ کی خزانہ مین
داخل کرتا رہتا ہے۔ حواس خمسہ مین سے جب کوئی حاسہ جزءً یا کلاً
ماؤف یا مفقوم ہوجاتا ہے تو بقدر اوسکے قوت خیالیہ بھی ماوف اور
مفقوم ہوجاتی ہے قوت خیالیہ اسواسطے ماوف اور سقیم الحال ہوجاتی ہے
کہ اوسکو روزمرہ کی آمدنی اور غذا سے جواب ملجاتا ہے جس سے وہ
مانوس اور مرغوب ہوتی ہے۔ اگر قوت سامعہ معدوم یا منقوص ہوجاوے
تو قوت خیالیہ مین اعلے درجہ کی ابتری اور بیرونقی پیدا ہونیکا احتمال ہے
بہت سے اس قسم کے صور اور امورات ہین کہ جنکی صحت اور حصول قوت سامعہ
کی صحت اور سلامتی پر منحصر ہے وہ لوگ جنکی قوت سامعہ بالکل یا کسی قدر ماوف اور
ناقص ہوتی ہے عموماً اونکے خیالات سمعی بہت کم ہوتے ہین بعض تو قطعاً خالی پائے ہین
جس طرح حواس ظاہریہ جداگانہ خواص اور حیثیات پر منقسم ہین اسیطرح

پر جو جو خیالات اونکی مدد اور وساطت سے پیدا ہوتے ہین منفرق
اور منقسم ہین جو خیالات قوت سامعہ کی مدد اور شرکت سے پیدا
ہوتے ہین یعنی خیالی خزانہ مین لائی جاتے ہین وہ اور قوتون کے
ادراکات اور امورات سے جدا اور الگ ہوتے ہین یہ افتراق
اس واسطے ہے کہ ہر ایک قوت اپنی حیثیت اور خواص مین
دوسری قوتون سے متفاوت ہوتی ہے صورت افتراق خواص
وحیثیت مستلزم ہے کہ ادراکات مین بھی فرق اور تمیز ہو۔
بعض اوقات ایک ہی آن مین ایک ہی قسم کے خیالات
جو اپنی حقیقت اور ذات مین متفاوت اور متخالف ہوتی ہین خیالی خزانہ
مین منتقل ہو آتے ہین۔
یہانپر ایک خدشہ اور شبہہ واقع ہوتا ہے یہ کہ امورات اور صوُر
متفاوت الحیثیات ایک ہی آن مین کیونکر ایک قوت مین جمع
ہوجاتے ہین جواب اس کا یہ ہے کہ امورات متفاوت الحیثیات
کا خیالی خزانہ مین فی آنِ واحدٍ داخل یا جمع ہونا مشکل
اور ناممکن نہین ہی۔ قوت حس مشترک جسکو محصل امورات اور مدخل صور کہنا چاہئے
جو جو امورات اور صورتین حواس خمسہ سے حاصل کرکے قوت خیالیہ کو دیتی ہی وہ سب
کچھ ایک طبعی خزانہ مین جمع ہوکر حسب الضرورت صرف ہوتیجاتی ہین خزانہ مین ایک ہی قسم
اور وضع کا سکہ نہین ہوتا کوئی کسیطرحکا اور کوئی کسیطرحکا۔ یہ بات تجربہ سے ثابت ہو چکی ہے
کہ قوت خیالیہ اکثر کرکے اپنی طبعی جذب اور کشش سے ایک مدت کے بعد گئی گزری صور
اور امورات کو عادۃً پیدا کرتی ہے یہ صورت اسطرحپر ظہور پذیر ہوتی ہے
کہ جب قوت خیالیہ اون خیالون اور صورتون کو جو بذریعۂ قوت

حسّ مشترک حاصل کئے ہوتے ہین اور ہمیشہ اوسکی طبعی انکھون کے
روبرو دھرے رہتے ہین غور سے دیکھتی ہے تو حبز وی طور پر
اوسکے گاڑہے مغز ہین ایک جوشش پیدا ہوتا ہے اس جوشش کو دیکھکر
قوّت حافظہ جو خیالات اور صورتون کی محافظ اور محاسب ہوتی ہے
اور دل سے قوّت خیالیہ کی اطاعت کرتی ہے اوس صورت او خیال کو
کہ حس کی حالت سے خیالی جوشش مطابق ہوتا ہے نکال کر قوت خیالیہ کی
پیشکش کر دیتی ہے خدا نے قوت خیالیہ اور حافظہ مین ایک ایسا لازوال تعلق اور
رابطہ رکھا ہے کہ ایک کی حالت ضروریہ کی خبر دوسرے کو فی الفور
ہو جاتی ہے ایک صاحب سوال کرتے ہین کہ جب قوت خیالیہ
قوّت حسّ مشترک کی مدد سے امورات خارجیہ اور صور محسوسہ کو خیالی
خزانہ مین جمع کرتی ہے تو اون صورتون کو قوّت حافظہ اپنی ذاتی
کشش اور شوق سے جذب اور جلب کرتی ہے کہ یا قوت خیالیہ
ہی اسپنے طور پر سپرد کر دیتی ہے ۔
جواب اس سوال کا یہ ہے کہ قوت خیالیہ اپنے طور پر صور محصلہ کو اپنی
خزانچی یعنے قوت حافظہ کے سپرد کر دیتی ہے اور قوت حافظہ
اون کو ایک طبعی تقاضا سے اپنے قابو مین لے آتی ہے ۔
——— قوت حافظہ کا منجذب اور منجلب ہونا ایک اور
قوت کی مدد سے اور زور سے ہے جس کو قوت شائقہ اور
ضروریہ کے نام سے تعبیر کرنا انسب معلوم ہوتا ہے خداوند
کریم نے قوت شائقہ یا ضروریہ ہر ایک انسان کو دی رکھی ہے
اگر یہ قوت قوت حافظہ کو خیالات کے ازبر کرنیکا شوق ۔

نہ دلائے تو قوت حافظہ کبھی کبھی خیالات کی حفاظت نکرے -
ایک یورپین فلاسفر کہتے ہین کہ یہ قوت یعنی شائقہ گویا قوت
خیالی کی طرف سے قوت حافظہ کے نام ایک واجب
التعمیل پروانہ ہے جسکی بمدور سے قوت حافظہ خیالات کو اچھی
طرح سے اپنی نگرانی اور حفاظت مین رکھتی ہے شائقہ کے مقابلہ مین
ایک اور ضروری قوت ہے جسکو قوت زادہ یا نافرہ
کہتے ہین - اس قوت کا یہ خاصہ ہے کہ قوت حافظہ کو جس
نے طرح طرح کے خیالات اور امورات یاد کئے ہوتے ہین بعض
خیالات اور امورات کے چھوڑ دینے پر مجبور کرتی ہے وہے
فلاسفر اس قوت کی نسبت یہ خیال رکھتے ہین کہ یہ قوت قوت
خیالیہ کی طرف سے ایک دوسرا پروانہ جاری ہوتا ہے
جس مین قوت حافظہ کو حکم دیا جاتا ہے کہ بعض بعض تون اور خیالات
کو حسب تحریر پروانہ ہذا ترک کر دو - ایک نازک خیال حکیم نے
قوت شائقہ اور نافرہ کے نہایت ہی موزون اور دلچسپ تصویر
کھینچی ہے اوس دلچسپ اور مرغوب الطبیعت تصویر کے
دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قوت شائقہ بڑی شوق سے بہ خندہ
پیشانی امورات کے تصویرونکو دیکھ رہی ہے اور اونکو پڑتال کے
بعد ایک سلیقہ اور شوق سے حافظہ کی سپرد کرتی جاتی ہے
اور قوت نافرہ اوسکی مقابلہ مین نہایت غور اور نظر سے امورات کو
دیکھتی ہی - اور قوت حافظہ کو متنفر کرتی جاتی ہے کہ اس کو
یاد رکھیو اور اسکو ترک کر دیجیو اوسکے مقابلہ مین قوت حافظہ کے

تصویر کھینچکر ظاہر کیا ہے کہ وہ ان دونون قوتون کے روبرو ایک
فرمانبردار غلام کی صورت مین کھڑی ہے اوسکے عجیب چہرہ
سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی حکم کے انتظار مین دست بستہ
حاضر ہے ڈاکٹر کلارک نے ان قوتون کی جو تصویر کھینچی ہے
نہایت ہی دلچسپ اور موزون ہے اونہون نے ایک مختصر
کچہری گھڑ نا کے ایک کرسی پر قوت خیالیہ کو بطریق جج بٹہا کر سامنے
اوسکی قوت حافظہ کو کھڑا کیا ہے اور ہر دو پہلوؤن مین قوت شائقہ
اور ناظرہ کو بطور محرران پیشی جگہ دی ہے قوت خیالیہ جو ایک
جج ہے محرران کو خیالی کاغذات دیا جاتا ہے اونمین سے ایک
محرر الموسوم بہ شائقہ قوت حافظہ کو جو گویا دفتری ہے ضروری
ضروری احکام کی محافظت اور یاد کرنے کی تاکید کرتا ہے اور
توجہ دلاتا ہے کہ بڑی دیانت اور ہوشیاری سے ان احکام مجریہ عدالت
خیالی کو یاد رکھو جب شائقہ کا عمل ختم ہوجاتا ہے تو دوسری
طرف کا محرر ناظرہ قوت حافظہ کو توجہ دلاتا ہے کہ اون احکام مجریہ عدالت
خیالی مندرجہ فائل بک مین سے ان ان حکمون اور ہدایتون کو
منسوخ کردو کیونکہ عدالت خیالی مین سے اون کی تنسیخ کے واسطے ہر
آئیو لر جاری ہوگیا ہے قوت خیالیہ ناظرہ کا حکم واجب التعمیل سنکر
اوسیوقت ہدایات اور احکام منسوخ شدہ کو فائل بک سے خارج کر
دیتی ہے - اور اون کی جگہہ پر اون ہدایات اور احکام کو جو نئے
سرکیولر یا ایکٹ مین پاس ہوتے ہین جڑ دیتی ہے ڈاکٹر
کلارک نے اپنے زعم مین قوت حافظہ کو ایک دیانت دار محافظ

اور دفتری قرار دیا ہے جس کی یہ ڈیوٹی ہے کہ احکام اور ہدایات مصدرہ خیالی عدالت کو ایک حفاظت سے رکھے۔

نمبر دوم

جس طرح پر قوت متخیلہ بذریعہ قوت حس مشترک مختلف صور اور امورات کو اپنے خزانہ مین جمع کر لیتی ہے اسیطرح پر بلا ذریعہ قوت حس مشترک بعض خیالات کو پیدا کرتی ہے - اوسمین ایک ایسی کشش اور طاقت رکھی گئی ہے کہ اوسکی وساطت سے اون نادر اور عجیب خیالات پر کامیاب ہوتی ہے کہ جنکو قوت حس مشترک سے کچھ بھی علاقہ نہین ہوتا - اس قسم کے خیالات بالعموم دو قسم پر منقسم ہین ایک وہ کہ جن کو قوت حس مشترک سے اصلا نسبت اور علاقہ نہین ہوتا - اور ایک وہ جنکی ابتدائی صورت حس مشترک کی شراکت سے پیدا ہوتی ہے اور اخیر معقولات پر جا رہتا ہے - انسانکی قوت خیالیہ مین ایک ایسی لطیف اور نفیس اور زور اور طاقت اور کشش رکھی گئی ہے کہ جو بعض وقت بلا مدد حس مشترک طبعی طور پر خیالات مفیدہ کے پیدا کرنے پر زور دیتی ہے اوسوقت کہ جب انسانکی قوت متخیلہ اس نفیس طاقت کو پورا کرنا اور کام مین لانا شروع کرتی ہے اوس کی طبعی حالت اور صورت مین ایک تغیر اور تبدل پایا جاتا ہے یہ تغیر و تبدل اس واسطے پیدا ہوتا ہے کہ کثرت خیال سے قوت متخیلہ کو ایک اذیت اور تکلیف پہونچتی ہے اس سبب اوسکی حالت تبدیل ہو جاتی ہے — عقلی خیالات کو قوت متخیلہ دو

طرح سے پیدا کرتی ہے ایک ضروریات کے پیش آنے سے
عام اس سے کہ وہ ضروریات کسی قبیل سے ہون ۔ اور
دوسرے ناگہانی طور پر جسمین ضروریات کا نشان تک نہین
پایا جاتا ۔ جب انسان کو کوئی ضرورت پیش آتی ہے اور اوسمین
کامیاب ہونا ایک ضروری اور رواجی امر خیال کرتا ہے تو اوسوقت
انسان کی قوت متخیلہ مین ایک اضطراب اور جوش پیدا ہوتا ہے اور
قوت متخیلہ نہایت تنگ اور بیقرار ہو جاتی ہے کیونکہ ظاہر مین
اوس صورت کے رفع ہونیکی کوئی صورت نہین دکھائی دیتی اور نہ قوت
حس مشترک ایسی بیقراری مین مدد کرتی ہے اس جوش مین
غوص کرتے کرتے ایک ایسی وجہ اور خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ
جو حس مشترک اور حواس خمسہ کی خواب مین بھی نہ گزرا تھا اور ظاہر
مین اوس کا کوئی سراغ اور نشان نپایا جاتا تھا دنیا مین جتنے
علوم پائے جاتے ہین وہ سب اسی طرح پر پیدا ہوئی ہین اور سبکو اسی
قوت خیالیہ نے ایک اضطراب اور گہبراہٹ کی حالت مین پیدا
کیا ہے کوئی ایسا علم نہین ہے جو اسحالت اور صورت کے بغیر رائج
ہوا ہو جتنے علوم پائے جاتے ہین یہ سب بباعث لحوق ضروریات
کے ہے موضوع ہوئے ہین اور اسی قوت متخیلہ نے اضطراب
اور بیقراری اوٹھا کر پیدا کئے ہین جیسون جیسون لوگونکو
قسم قسم کی ضروریات پیش آتی گئین وون وون قوت خیالیہ
برا در رفع ضروریات مفید خیالات یا ایجادو نکو پیدا کرتے گئے
۔ جب ارسطاطالیس کو یہ ضرورت پیش آئے کہ صحت اور سقم

امورات اور ضروری دعاوے کے لیئے کوی قانون وضع کیا
جاوے تو اوسکی قوت خیالیہ نے طبعی جوش کے ذریعہ سے
منطقی اصولون کو قائم کرلیا۔ قوت خیالیہ نے منطق کا نام تک نہین
سنا تھا اور نہ اس زمانہ مین سے کسی کو خبر نہ تھی۔ عقلی طور پر سے
پیدا ہو گیا۔ گو عقل نے بر وقت حدوث منطقی خیالات کی قوت خیالیہ
کو کچھ امداد نہین دی لاکن باین حیثیت کہ اون خیالات کو عقل نے تنقیح لازمہ
اور ضروریہ کیوقت قبول اور منظور کرلیا عقلی کہا جاتا ہے۔ بعض وقت ایسا ہوتا ہے
کہ انسان کو کوئی ضرورت پیش نہین ہوتی بلکہ خیال تک نہین ہوتا ناگہانی
ایک عقلی خیال پیدا ہو جاتا ہے اور انسان حیران رہ جاتا ہے
حکیم ابو الخیر لکھتا ہے کہ ایکروز مین باغ کی سیر کرتا پھرتا تھا میرا خیال
سبزی کیطرف مائل اور راغب تھا جب مین ایک خوشش وضع درخت
کے نیچے پہونچا تو ناگاہ میری قوت متخیلہ مین یہ خیال
پیدا ہو گیا کہ روشنی ایک لحظہ مین کتنی دور چلی جاتی ہے
مین نے ہر چند غور کیا کہ کیون اور کس واسطے یہ خیال پیدا ہوا مگر کچھ معلوم
نہ ہوا۔ ابو الفرح کہتا ہے کہ مین ایکروز علم ریاضی کے ایک
مضمون کتاب مطالعہ کر رہا تھا جب مین اوس کتاب کے چند ورق
دیکھ چکا تو یکایک میرے دل مین یہ خیال پیدا ہو گیا کہ کیا وجہ ہے
کہ حیوانات مین عقلی مادہ نہین ہوتا اس خیال نے
مجھے اس قدر مجبور کیا کہ مجھکو ریاضی کی مفید
کتاب چھوڑنی پڑی مین نے ہر چند زور لگایا کہ
اس خیال کے پیدا ہونیکی وجہ دریافت کرون مگر کوئی

وجہ معلوم نہ ہوسکے۔ واٹسن کا قول ہے کہ مین ایکدفعہ
بڑے شوق اور توجہ سے جنگل مین شکار کھیل رہا تھا یہانتک کہ مینے
بوجہ اشتیاق شکار اپنے ضروری کامون اور ضروریات کو غیر ضروریہ
کامون اور ضرورتون مین شامل کردیا تھا عین اوسحالت مین
کہ مین ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا دوڑا رہا تھا یہ خیال پیدا
ہوا کہ زمین سے چاند تک کس قدر فاصلہ ہے مین ہر چند چاہتا تھا
کہ یہ خیال دور ہوجاوے۔ مگر ساعت بساعت بڑہتا جاتا تھا۔ ایک فرانسیسی
فلاسفر لکھتے ہین کہ مینے اپنی آنکہ سے ایک عجیب تماشا دیکھا ہے کہ ایک شخص جانسن نامی
کو جب پیرس دار الخلافہ ملک فرانس مین کونسل ملکی کیطرف اور
حکم سے پھانسی کو لے چلے تو پھانسی پر چڑہتے ہوے اول جانسن نے
لوگون کو مخاطب کرکے کہا کہ اس وقت میری دل مین یہ خیال
پیدا ہوا ہے کہ آتشی شیشہ سے بعض شیون کو آگ کیون لگ
جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص اس کا جواب دے تو مین کمال مشکور ہونگا
فلاسفر مذکور کہتا ہے کہ مین نے جانسن کو کہا کہ اس سوال کا کیا محل ہے
اوسنے کہا کہ اواسکاٹ اگرچہ میری روح آدہ گھنٹہ تک جسم کو چھوڑدیگی
مگر اوسوقت مجھے اوس خیال نے ناگہانی طور پر اسقدر مجبور کردیا ہے
کہ موت کا خیال بھی کافور ہوگیا۔ ماہرین منجملہ فلاسفہ نے ناگہانی خیالات
کے پیدا ہونیکے بھیدون کے دریافت کرنے مین بہت زور لگایا ہے مگر کوئی پختہ
وجہ اور دلیل نہین ملی۔ بعضون کا خیال ہے کہ ضرور کوئی نکوئی صورت اور موقعہ
ایسا ہوجاتا ہے کہ ایک ناگہانی خیالکی صورت نکل آتی ہے مگر یہ خیال بجاے خود
کمزور ہے کیونکہ تجارب روزمرہ اسکے مخالف ہین بعض کہتے ہین کہ قوت خیالیہ کی حالت

افتاب کی مانند ہے جس طرح سورج کی کرنین اور شعاعین تمام شیون پر
اثر کر جاتی ہین اسیطرح سے قوت خیالیہ بھی ساری خیالات پر محتوی اور محیط ہے
اس احتوا اور احاطت کی باعث کبھی کبھی ایسی ایسی خیالات پیدا ہوجاتی ہین جو
ناگہانی معلوم ہوتی ہین مگر دراصل ناگہانی نہین ہوتی یہ توجیہ بھی کمزور ہی معلوم
ہوتی ہے ایک حکیم صاحب فرماتے ہین کہ دراصل معاملہ یون ہے کہ قوت خیالیہ بلحاظ حالتون
کے ۲ قسم پر منقسم ہے ایک کو حالت صوری کہتے ہین اور ایک کو معنوی بعض
خیالات پہلے پردہ یعنے پردۂ صوری ہین ہوتے ہین اور بعض پردہ
معنوی مین ۔ جب کبھی کسی باعث معنوی پردہ اوٹھ جاتا ہے تو مکتوم
خیالات ظاہر ہوجاتے ہین انسان کو تعجب ہوتا ہے کہ یہ خیال یکایک
کہان سے آگیا ــــ سچ یہ ہے کہ یہ تینون وجہین محقق آدمی کی تسلّی
کے لئے کافی اور شافی نہین قرار دئے جاسکتین گو ان وجوہ کے
بیان کرنے والے حکیم ہین مگر یہ امر ضروری اور لازمی نہین ہے کہ حکیمون کے
ہر ایک رائے اور دلیل اور وجہ صحیح اور درست ہو وہ خیالات کہ جنکی
ابتداء صورت حسّ مشترک کی شراکت سے پیدا ہوتی ہے اور اخیر معقول
بن جاتی ہے پہلے بذریعہ حواس خمسہ و بوساطت حس مشترک حاصل ہوتی ہین
بعد حصول قوت خیالیہ تاسل کے ذریعہ سے اونسے معقولی صورت پیدا
کر لیتی ہے فرض کرو کہ ہمنے بوساطت قوت باصرہ ایک خوشرنگ
اور خوش آواز چڑیا کو دیکھا ابتدا ہی مین ہمکو اس رویت سے بوسیلہ قوت باصرہ
صرف اسقدر حاصل ہوا کہ اوسکی شکل اور ہیئت کذا ہی کا خیال محسوسات
کیطرح ہماری قوت خیالیہ کے خزانہ مین منتقل ہوگیا ۔
لاکن جب ہم نے اپنی قوت خیالیہ کی اوس نادر لطافت کو جو اپنی طبعی کشش اور

جاذب کے زور سے بلا ذریعہ حواس خمسہ اور حس مشترک کی خیالات کو پیدا
کر لیتی ہے اس شکل محصلہ کیطرف رجوع کیا تو ہماری قوت خیالیہ نے اپنے
طور پر بلا مدد حواس خمسہ و حس مشترک شکل محصلہ کی بابت تفصیلی خیالات کا پیدا
کرنا شروع کیا اور اوس شکل سے یہ نتیجہ نکالا کہ اسکو خدا نے کسطرح پیدا کیا
اور اوسکی ذات سے انسانکی ذوات کو کس قسم کے فوائد پہنچنے کی امید ہو سکتی ہے اور اسکے
ذاتی خواص کیا کیا ہین یہانتک کہ ان تفصیلی خیالات کا نام علم حیوانات
رکہا گیا۔ جب ہم نے قوت باصرہ اور حس مشترک کی وساطت سے صرف
شکل ہی مشاہدہ کی تہی اوسوقت ہماری قوت متخیلہ مین علم حیوانات کا نام
ونشان بھی نہ تھا ہم جانتے بھی نہ تھے کہ علم حیوانات کس شئی اور جانور کا نام
جب ہم بذریعہ قوت شامہ کسی چیز کی خوشبو یا بدبو دریافت کرتے ہین تو ابتدا
حالت مین ہماری قوت متخیلہ کے طبعی خزانہ مین صرف بو ہی داخل ہوتی ہے
خواہ کسی قسم کی ہو اوس بو کے ساتہ تفصیلی خیالات مین سے کچہ بھی نہین
ہوتا بعد حصول یا دخول بوے مشمومہ تفصیلی خیالات کا سلسلہ شروع ہوتا ہے
اور ہم بالتفصیل معلوم کر لیتے ہین کہ اس بو سے دماغ اور دل پر یہ اثر پڑتا ہے
اور روح کو اس سے یہ ضرر یا فائدہ پہنچ سکتا ہے ساتہ ہی ہماری قوت متخیلہ اوسکی طبعی
حالتکو بھی ادراک اور دریافت کر لیتی ہے۔ ابتدائی صورت مین اگرچہ
تفصیلی خیالات کا نام ونشان نہین تہا اور نہ انسانکی قوت خیالیہ اون
سے ماہر اور واقف تھی مگر خیالیہ کے جوش اور تیزی نے
ان تفصیلی خیالات کو آفتاب نیم روز کیطرح ظاہر کر دکہایا اور اون سے
اس قسم کے دقائق پیدا کئے کہ جداگانہ صدہا اور ہزارون معلومات اور مفہومات
حاصل ہو گئے اور اون سے انسانونکو کئی ایک قسم کے فوائد اور منافع ہاتہ

سے لگے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان کی قوت تخیلہ بذریعہ حواس خمسہ
و بوساطت حس مشترک صور محسوسہ اور امورات خارجیہ کو ایک ناقص طریق پر
خزانہ طبعی میں داخل کرتی ہے یعنی پوری طور پر حس مشترک کو واقفیت اور
مہارت حاصل نہیں ہوتے اور اسی باعث قوت تخیلہ میں پورا پورا خاکہ
نہیں اوترتا۔ ایسے حالت میں بھی قوت خیالیہ تفصیلی خیالات اور ادراکات
کو پیدا کر لیتی ہے مگر ایسی حالت میں قوت مذکور کو کمال وقت ہوتی ہے
اسواسطے کہ اوسکو دوطرفہ کارروائی کرنی پڑتی ہے۔ پہلے اس
امر کی تشخیص کرنی پڑتی ہے کہ صورت محسوسہ جو بذریعہ حواس خمسہ اور
بوساطت حس مشترک حاصل ہوئی ہے اپنی اصلی حالت اور ہئیت میں کس
وضع اور مقدار کے ہے کیونکہ جب تک صورت مذکورہ اور محسوسہ کا مقدار
نہ معلوم ہوگا تفصیلی خیالات کا پیدا ہونا ایک مشکل امر ہے۔ اور بعد اس تشخیص
کے تفصیلی خیالات اور ادراکات کا پیدا کرنا شروع کرتی ہو اور اوسکی ذریعہ سے
قواعد اور اصول مقرر کر لیتی ہے فافہم

باب سوم

تسلسل خیالات دو قسم پر منقسم ہے۔ ایک منتہی اور دوسرا
غیر منتہی۔ منتہی وہ تسلسل ہے جسکا سلسلہ چند خیالات پر ختم ہو جاوی
۔ اور غیر منتہی اوس صورت کا نام ہے کہ جو ہر ایک وقت سوتے
جاگتے اوٹھتے بیٹھتے قائم اور ثابت رہے اور جسکا سلسلہ کبھی بھی ختم اور پورا نہ ہو۔

نمبر اول

منتہی خیالات کا سلسلہ بالعموم پانچ قسم پر منقسم ہوتا ہے
ا۔ تشبیہہ ۲ تضاد و تخالف ۳ قرب زمانی ۴ قرب مکانی ۵ سبب و تاثیر

بیان تشبیہ

تشبیہ باعتبار اپنی حیثیتون اور تاثیرون کے چار قسم پر منقسم ہے
تام - ناقص - ہم جنس - غیر جنس - تام وہ تشبیہ ہے جس مین پوری
پوری مشابہت پائی جاتی ہو - اور قوت خیالیہ پر ایک جلدی اور سہولت سی
موثر ہو جاوے - عام اس سے کہ وہ از قبیل ہم جنس ہو یا من اثر او غیر
جنس - جب انسان بذریعہ حواس خمسہ کے کسی شے کو دیکھتا یا سونگھتا
یا کسی کلام کو سنتا ہے تو اوس وقت قوت خیالیہ مین نسبت
شئے مبصرہ یا مشمومہ یا کلام مسموعہ ایک خیال پیدا ہوتا ہے
جس کے ساتھ قوت دہیان یعنی توجہ شامل ہو جاتی ہے - اوس خیال
مین سے اگر پوری طور پر تشبیہ اور تمثیل نکل آوے تو تشبیہی سلسل
شروع ہو جاتا ہے - جیسا اگر ہم ایک کپڑے کو بذریعہ قوت باصرہ دیکھین
اور اوس رویت کی تاثیر بوساطت قوت حس مشترک ہماری قوت متخیلہ
مین منتقل ہو جاوے اور اوس سے پیشتر بھی ہم نے مختلف قسم
کے کپڑے دیکھے ہون تو ہماری قوت متخیلہ مین ایک ایسا سلسلہ بندہ جائیگا
کہ تمام خیالات جو اوس خیال سے مشابہت تامہ رکھتے ہونگے فی الوقت موجود ہو
جاوینگے اس سلسلہ بندی سے ہمکو اپنی گزشتہ اور پرانی خیالات پر ایک کامیابی
سے نظر اور غور کرنیکا موقع ملجائیگا - تشبیہ سے صرف اسواسطے گزشتہ خیالات
جو اوس تشبیہ سے تام مشابہت رکھتے ہین یاد آجاتے ہین کہ اون خیالات کو خیالی
عدالت کی دیانت دار دفتری قوت حافظہ نے اپنے خزانہ مین جمع کیا ہوتا ہے اور اون
سب خیالات کا نقشہ یعنے فہرست خیالی عدالت کی حجرہ کی دیوار پر چسپان ہوتی ہے
تاکہ خیالی عدالت کا جج ہر ایک وقت اون خیالات کو زیر نظر رکھے جب ٹوسنا حس مشترک

عدالت خیالیہ مین اور خیالات اور صور محسوسات جو ذہنین خیالات سے مشابہت تام رکھتے ہین پیش ہوتے ہین تو خیالی عدالت کا جج اونکو نہرست مرتبہ کے مطابق پاکر کلیتاً غور اور نظر کرتا ہے اور اوسکے دفتری عدالت خیالیہ قوت حافظہ بھی جج کو توجہ دلاتا ہے کہ جناب عالی اس قسم کے اور خیالات بھی خزانہ حافظہ مین جمع ہین ان دونون ذریعون سے تسلسل خیالات کی صورت پیدا ہوجاتی ہے - کبھی تو تسلسل خیالات کی صورت صرف گزشتہ واقعات کے خیالات پر ہے ختم ہوجاتی ہے اور کبھی تشبیہہ کی ذاتیات اور عوارض کی بابت سلسلہ شروع ہوجاتا ہے - مثلث مثلاً - ہم نے ایک شی کو دیکھا اور پیشتر اسکے بھی اوسکی ہم مثل کئی ایک شیئین دیکھی ہوئی ہین اوسکے دیکھنے سے ایک تو گزشتہ شیئون کے خیالات یاد اگئے اور ایک یہ کہ اوس شئے منظر کے عوارض اور ذاتیات کی نسبت خیالات پیدا ہوگئے مثلاً کسی کپڑے کو دیکھ کر یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ کپڑا بذاتہ اچھا بنا ہوا ہے اسکا بننے والا ضرور کاریگر اور اوستاد ہوگا بڑی محنت سے بنا ہوگا - اگر اس کپڑے سے قمیص یا جبہ سلایا جاوے تو خوب سجے فلان درزی اوسکو اچھا سئیگا - تشبیہہ ناقص وہ تشبیہہ ہے کہ جسمین پورے طور پر سلسلہ جاری نہو اور جو گزشتہ خیالات سے ناقص طور پر مشابہ ہو اس قسم کی تشبیہہ مین سلسلہ کو زور اور روانگی نہین ہوتی - تشبیہہ جنس سے بھی خیالات کا سلسلہ بندھ جاتا ہے جب کوئی شخص کسی شخص اپنے دوست کی ہمشکل اور ہمصورت دیکھتا ہے تو دوست کی شکل اور اوسکی تمام موٹی موٹی باتین یاد اجاتی ہین اسطرح پر جب تشبیہہ غیر الجنس کو دیکھا جاتا ہے تو سلسلۃ الخیالات پیدا ہوجاتا ہے - کبھی یہ ہمارا تشبیہہ مین موہومی یا معقولی طور پر بھی

پیدا ہوجاتے ہین - لاکن یہ صورت نادرات مین سے ہی بعضون نے تو اس سے
انکار ہی کردیا ہے اونکا خیال ہے کہ محسوسات ہی سے پیدا ہوتے ہین وہ
لوگ جو قوت خیالیہ کو عقلی خیالات کا مدرک بھی قرار دیتے ہین تشبیہات معقولی
صورت تسلیم کرتے ہین -

بیان تضاد و تخالف

جب انسان اشیا متضاد اور متفاوت دیکھتا ہے تو اوسوقت ہی خیالات کا
سلسلہ بندہ جاتا ہے یہ صورت صرف صور محسوسہ اور امور خارجیہ سے ہی
وابستہ اور متعلق ہوتی ہے جب ہم کسی معذوب یعنی میٹھی شے کو پیتے ہین یا
کھاتے ہین تو اوسکے پینے یا کھانے کے ساتھ ہی ہمارے دل مین ترش یا
بدمزہ شے کا خیال آجاتا ہے - اسیطرح جب ہم کسی بری صورت والے آدمی
کو دیکھتے ہین تو ہمارے قوت متخیلہ مین خوبصورتی کا خیال اور نقش بن
جاتا ہے - جب ہم کسی کتاب یا آرٹیکل کو پڑھتے ہین تو اوس سے اون مصنفون یا
مؤلفہ ان کی کتابین اور آرٹیکل یاد آجاتے ہین جو اوسی مقصد اور مضمون مین لکھی گئی
ہین - جب ہم بے آرامی اور مصیبت کو دیکھتے ہین تو آرام اور راحت کا زمانہ یاد آجاتا ہے
اور نیز برخلاف اسکے جب آرام اور راحت کیحالت میسر آتی ہے تو مصیبتونکی سخت دن
خیالیہ مین پیدا اور منقش ہوجاتی ہین - جب رات پڑتی ہے یا بارش ہوتی ہی تو دن اور عدم بارش کا
خیال ہی پیدا ہوجاتا ہے - ابوالفرح نے کیا اچھا کہا ہے ایک طرف سی ابوالفرح کی
روح فرحت اور خوشی دیکھتی ہی دوسری طرف سے اوسکی ساتھ ہی گزشتہ غمون اور
مصیبتون کا نقشہ قائم ہوجاتا ہے اوسکی ساتھ ہی خیالی بڑی پر یہ خیال بھی
جمجاتا ہے کہ شائد اگلے دنون مین پرانے دنون کیطرح غم اور مصیبت کی پرانی
صورت پھر ظہور پذیر ہو - تضاد اور تخالف سے جس طرح پرانی اور گزشتہ خیالات

پیدا ہو جاتے ہین اسیطرح آنیوالے دونون کی نسبت خوف اور رجا کیصورت نکل آتی ہے۔ انسان کی ایک عادت طبعی ہے کہ تضاد اور تخالف سے آنے والے دونون کی نسبت ضرور خیال کرلیتا ہے۔ اگر تضاد تخالف سے انسان کی قوت خیالیہ مین خیالات کا سلسلہ نہ بندھتا تو انسان کی حالت مین کئی ایک قسم کی خرابیان اور ابتریان پیدا ہو جاتین مصیبت اور آرام دن اور رات سچ اور جھوٹ مین کچھ بھی تمیز نہ کرسکتا نیز اکثر عون بے عون بن جاتا۔

قرب زمانی

قرب زمانی سے بھی سلسلۃ الخیالات کی صورت پیدا ہو جاتی ہے جب ہم کسی عارضی یا ضروری سبب سے اپنی عمر کے پہلے حصون کو یاد کرتے ہین تو ساتھ ہی اوسکی اوس عمر کے لوازمات اور متعلقات بھی یاد آجاتی ہین اپنی لنگوٹی یارونکی نام اور طور طریق اور کھیل کود کے بھولے ہوئے خیالات لوح خیالیہ پر ایک وضاحت سے کندہ ہو جاتے ہین ایسی ایسی خیالات یاد آجاتے ہین کہ اگر ہم اون کو بلا قرب زمانی یاد کرنا چاہتے تو کبھی بھی نہ ہوتے جب ہم گزرے ہوے زمانہ مین سے کسیکا نام لیتے ہین تو اوس زمانہ کی جزوی طور و طریق ضرور ہی یاد آجاتی ہین بعض وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ زمانون کے ضروری واقعات اور قوی حادثات زمانون کے متعلقات کو یاد کرا دیتے ہین سلطان محمود غزنوی کا زمانہ ھندوستان کے بارہ حملون کو ہی یاد دلاتا ہے اور اوسکی تمام مشہور واقعات قوت خیالیہ مین منقش ہو جاتے ہین۔

قرب مکانی

یہ تیسری صورت خیالات کو رشتہ مکانی کی سبب پیدا کرتی ہے جب ہم کسی ایسے مکانکو دیکھتے ہین کہ جسمین کبھی کسی ہمارے دوست یا دوسرے شخص نے

کوئی کام یا کلام کیا تھا۔ تو فی الفور اوسکے سارے حالات یاد آجاتی ہین
اور اوسوقت کی سب باتین اور واقعات انکی آنکہونکے سامنے گزر جاتے ہین
یہانتک کہ جزویات بھی یاد آجاتی ہین جس مکانمین ہم پر کبھی کچھ حادثہ پڑا ہو
اوسی مکانکی دیکھنے سے وہ حادثہ ضرور یاد آجاتا ہے اور ساتھ ہی اوس حادثہ
کے تکلیفین اور سختیان قوت متخیلہ مین گھر کر جاتی ہین میری چشم دید بات ہی
کہ ایک شخص جب ایک مکان کے نزدیک جس مین اوسکے بیٹے کو سانپ نی کاٹا
تھا ہو کر گزرتا تہا تو اپنی زبان سے بصد افسوس کہتا تہا کہ اسی مکان مین میرا
عزیز بچہ پیارا لڑکا سانپ کے کاٹنے سے مر گیا۔ ایک شخص کا ذکر ہے کہ اوسکو
ایک مرتبہ ایک جنگل مین ایک خونخوار بہیڑیی نے جان سے مارنیکا ارادہ
کیا مگر وہ شخص کسی حکمت سے بہیڑیی کے پنجۂ ظلم سے بچکر نکل گیا ایک مدتکی
بعد جو پھر اوسی راستہ سے گزرا تو اوسجگہ پر پہنچتے ہی اسقدر خوف زدہ
ہو گیا کہ دھڑ زمین پر گر پڑا۔ لوگون نے جب دریافت کیا تو معلوم ہوا
کہ اوسی پر اسنے خوف کی نزعہ کیا ہی ایکعورت کا ذکر ہے کہ جب وہ کسی ضروری کام
اور ضرورت کے واسطے مقابر کے نزدیک ہو کر گذری تو دہاڑین مار کر رو پڑی
یہانتک کہ بیہوش ہو گئی دریافت کرنیسی معلوم ہوا کہ اپنے پیاری ماں کی خراب شدہ قبر
دیکھکر ہوش و حواس کہو بیٹھی ہے انسان تو انسان قرب مکانکی عجیب تاثیرات حیوانات
کبھی گھیر لیتے ہین۔ میرا چشم دید واقعہ ہے کہ جالندھر کی چہاؤنی مین ایک شخص امیر چند
نامی نی ایک خوبصورت اور وفادار کتا پالا تہا۔ خدا کی قدرت سے امیر چند چند روز
تک بیمار رہکر فوت ہو گیا امیر چند کی دوستون نے کتے کے روبرو
امیر چند کو پہونکدیا مینی خود دیکھا ہے کہ جب کبھی وہ وفادار کتا۔ ہندؤن کی قبرون
کے رستہ سے ہو کر گزرتا تہا تو اپنے مہربان آقا امیر چند کی قبر پر پھیرون

کہڑا رہتا تھا اوسکی صورت دیکھنے سے پایا جاتا تھا کہ امیر چند کی مہربانیون
اور عنایتون کو یاد کر کر دل ہی دل مین رو رہا ہے - ایک حکیم صاحب
کہتے ہین کہ جب آدمی کی قوت متخیلہ مین قرب مکانیکی باعث خیالات پیدا
ہوتے ہین تو اوسوقت گویا انسان تمام گزشتہ حادثون اور واقعات اور
باتون کو مکان کے گرد اگرد دیوارون کیطرح حائل پاتا ہے جدہر نظر کرتا ہی
گزشتہ خیالات کے تیرے کے تیرے گزرجاتے ہین - واسٹف صاحب
کا قول ہے کہ قرب مکانی ایک وسیع روشنی کا مرتبہ رکھتا ہے جب کوئی
آدمی اوسپر نظر ڈالتا ہے - تمام چیزین نظر آجاتے ہین مگر ان خیالات
مین وہی خیالات شامل ہوتے ہین - جو اوس مکان مین واقعہ یا صادر ہوئی ہون
میرے خیال مین کبھی ایسا بھی ہوجاتا ہے کہ ایک قرب مکانی سے بباعث کسی
قسم کے مشابہت اور مماثلت کے دوسرے قرب مکانیکی واقعات کے خیالات
یاد آجاتے ہین مثلاً کسی شخص کو دو دفعہ مختلف مکانون مین سانپ نے
کاٹا ہو جب وہ شخص اون مکانون مین سے ایک مکان مین جائیگا - یا
اوسکی نزدیک ہوکر گزریگا تو ضرور دوسرا مکان بھی یاد آجائیگا دوسرا مکان
اسواسطے یاد آجاتا ہے کہ مکان منظر اور غیر منظر کا واقعہ جو موجب یاد ہے
ایک ہی ہے اتحاد اور یگانگت واقعہ مستلزم ہے کہ مواقع واقعہ بھی ایک ہی
دفعہ بالاتحاد یاد آجائین - صاحب موصوف اگر ذرا اور غور اور نظر کرتے
تو یقیناً اس بدیہی واقعہ اور صداقت سے اعراض اور انکار نکرتے یہ واقعہ
اسقدر مصدقہ اور بدیہی ہے کہ ہزارون دلائل اور نظائر سے ثابت ہوسکتا ہی
اونے غور سے اقرار کرسکتے ہین کہ ضرور دو مواقع متحد الواقعہ قرابت احد المواقع سے
یاد آجاتے ہین - اور اون دونو کے متعلقات پر قوت خیالیہ احاطہ کرلیتی ہی

اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی کام یا کلام یا کسی حادثہ یا عجیب بات کی
یاد آنے سے مکان جسمین وہ باتین یا حادثات واقعہ ہوتے ہین یاد
آجاتا ہے اور اوسکے ساتھ ہی اوس واقعہ یا حادثہ کی متعلقات اور عوارض
پیدا ہوجاتے ہین۔ اس صورت مین اون باتون یا حادثون کو تسلسل خیالات
کا موجب قرار دیا جاتا ہے۔ اور پھر اس قضیہ کے یون شکل بن جاتی ہے
قرابت حادثہ اور واقعہ سے بھی کسی امر کے خیالات مسلسل طور پر پیدا
ہوجاتے ہین۔ یہ کچھ ضرور نہین ہے کہ قرب مکانی سے سے تسلسل
خیالات کا صیغہ شروع ہو تجربہ گواہی دیتا ہے کہ قرب حوادث سے
بھی تسلسل خیالات کی صورت پیدا ہوجاتی ہے۔ ہم ایک آرام اور چین سے
بیٹھے ہوئے ہین کہ کسی خارجی باعث کی وجہ سے کوئی پرانا اور گزشتہ
واقعہ یاد آجاتا ہے ابھی وہ واقعہ شروع ہی ہوتا ہے کہ ہمارے
قوت متخیلہ اوسکی متعلقات کو پیدا کر لیتی ہے جسطرح پر قرب مکانی
سے سب کچھ یاد آجاتا ہے اوسطرح پر قرب حوادث سے سارے
باتین یاد آجاتی ہین حکیم ابیساوق کے نزدیک قرب حوادث
کے صورت بنسبت قرب مکانی کے زیادہ موثر ہوتی ہے اس وجہ سے
کہ قرب حوادث کی صورت مین واقعات متعلقہ ایک آسانی سے یاد آجاتے
ہین۔ اسواسطے کہ جب کسی واقعہ اور اوسکے متعلقات کا نتیجہ اور غایت ظاہر
ہوجاوے تو اوسکے متعلقات اور لوازمات ایک سہولت سے یاد آجاتے
ہین۔ مکان اور اوسکے متعلقات کسی حادثہ کا نتیجہ اور غائت نہین بن
سکتے۔ البتہ حوادث مکان اور اوسکے متعلقات کا نتیجہ ہوسکتے ہین
کسی واقعہ کا نتیجہ دراصل واقعہ کا خلاصہ ہوتا ہے خلاصہ کے یاد

آجانے سے کل کیصورت خود پیدا ہو جاتی ہے گزرا ہوا کل اوّل تو یاد نہین آتا
اور اگر اوسکی کوئی جزو یاد آبھی جاتی ہے تو وہ خلاصہ کیطرح کل پر حاوے
نہین ہوتی کسی شئے کے جزو اور خلاصہ مین بہت فرق ہے۔ جزو کسی
شئے کے کلیت ظاہر نہین کر سکتی کہ اوس سے کسی کے دل کی تسلّی ہو جاوے
اسواسطے کہ جزو شئے اپنی ذات کے لحاظ سے کسی شئے کے کلّی مطالب پر حاوی
اور محتوی نہین ہوتی برخلاف اسکے خلاصہ بہ لحاظ ذات اپنی کے
کلام یا واقعہ کے کلّی مقاصد اور مطالب کا محتوی اور محیط ہوتا ہے جس سے
انسان کی پورے طور پر تسکین اور تسلّی ہو جاتی ہے۔ فافہم۔

بیان سبب و تاثیر

سبب اور تاثیر سے بھی خیالی سلسلہ قائم ہو جاتا ہے پہلے اسکے کہ سبب اور
تاثیر کے بابت بحث کی جاوے ضروری اور مناسب معلوم ہوتا ہے کہ
سبب اور تاثیر کے تعریفین اور حدود بیان کئے جائین۔ یہ دونو لفظ اپنی
تعریفون اور حدود کے لحاظ سے ایک مدلل اور طویل بحث چاہتے ہین۔
علمائے منطقی اور اہل فلسفہ نے ان ضروری لفظون کی بابت خوب جم
کر بحثین کی ہین یہانتک کہ حکیم بالزیک فرنچی نے اس بارہ مین جداگانہ ایک
مدلل اور مستقل رسالہ لکھا ہے اور اوس مین ان دونو لفظون کے بابت
خوب زور سے بحث کی ہے۔ سبب شیئون اور کامون کے ایسے
جزونکا نام ہے جن پر شیئون اور کامون کا انجام پانا منحصر اور موقوف
ہو کام کیصورت اور ہیئت ہی اوسوقت نکلتی ہے کہ جب اوسکی سبب پیدا
ہو جاوین یہ بات بحث طلب ہے کہ آیا شئے مقدم ہے یا سبب شئے میرے
خیال مین من حیث الذات شئے مقدم ہے۔ اور من حیث النتیجہ سبب شئے

کسی شی کی ذات کا بلا اسباب پایا جانا ہوسکتا ہے لاکن کسی شی کے نتیجہ کا
بلا اسباب پیدا ہونا ایک ناممکن امر ہے ذات شی اور شی ہی اور نتیجہ
شئے اور شی جب تک اسباب ضرور یہ پیدا نہ ہولین اوسوقت تک نتیجہ شی کا
پیدا ہونا ایک ناممکن امر ہے - یہ بات بھی بحث طلب ہے کہ آیا اسباب شے
شئے کے خواص ہین داخل ہین یا عوارض ہین - حکیم اکرام الدین مصری شارح
شفا و اشارات کا یہ مذہب ہے کہ اسباب شی شی کے عوارض مین داخل
ہین اوسکے نزدیک ذات اور خواص ذات مرادف ہین -
حکیم محمد اشرف دمشقی نے بو علی اور ابو الخیر کے مختلف تصنیفون پر نظر
بغیر ریویو لکھے ہین اسباب شی کو خواص شی قرار دیتے ہین اوسکی زعم مین
ذات اور خواص ذات دو علیحدہ شئین ہین ذات تو حقیقت شی کا نام
ہے اور خواص حقیقت شی کے ضروریات کو کہتے ہین جن باتون کو کسی
ذات کی ضروریات سے موسوم کرتے ہین دراصل وہ ہی باتین اسباب ہوتے
ہین عوارض ایک ایسے صورتون اور حالتون کا نام ہے جو حقیقت شی کی
ضروریات ہین محسوب نہین ہوتی - ضروریات حقیقت شی اون صورتون کا
نام ہے جنکی مشارکت سے غائت حقیقت شی ظاہر یا پوری ہوتے
ہے اور گویا جنپر انکشاف اور افتتاح حقیقت شے موقوف اور منحصر ہے سبب
دو قسم پر ہین منتقل - اور - غیر منتقل - شق اولے مین وہ اسباب
داخل ہین جو قدرتی اور طبعی تقاضا سے بلا کسی قسم کے توجہ اور تحریک انسانیہ
کی وقتاً فوقتاً پوری ہوتی رہتی ہے - اور شق ثانیہ کے وہ سبب ہین
جو انسانونکے توجہ اور تحریک سے واقعہ ہوتی ہین - جسوقت اسباب شی
من حیث العمل اپنا دورہ پورا کر لیتے ہین اور اون سے ایک حشر سے

صورت پیدا ہوجاتی ہے تو اوسوقت اوسکو لفظ تاثیر سے موسوم کرتے ہین حکیم قطب الدین شیرازی کا قول ہے کہ درصل تاثیر اسباب کے آخری عمل کا نام ہے۔ جب کسی شئی کے اسباب من حیثیت العمل ختم ہوجاتے ہین اور اون سے ایک خاص صورت نکل آتے ہے تو اوسوقت اوسکو تاثیر شئے سے تعبیر کرتے ہین۔ محقق ناصرالدین طوسی کا تاثیر کے بابت یہ مذہب ہے کہ تاثیر دراصل حقیقت شئی کے ظاہر ہونیکا نام ہی افتاب کی یہ تاثیر ہے کہ شیؤن پر اپنے ذاتی تمازت اور حرارت اور روشنی کا پرتو ڈالے اور یہ تینون قوتین یعنی تمازت اور حرارت روشنی ذات آفتاب مین داخل ہین۔ محقق مذکور کے نزدیک۔

تاثیرات شئی کو اسباب شئی سی کچھ علاقہ نہین اور نسبت نہین البتہ اسباب شئے تاثیرات شئے کو ظاہر کردیتے ہین۔ مسلہ تاثیر کی بابت یہ بات بھی بحث طلب ہے کہ آیا عمل اسباب شئی کے ساتہ ہی تاثیر شئے ظاہر ہونی شروع ہوجاتی ہے یا بعد ختم دورۂ عمل اسباب شئی میرے خیال مین شروع عمل اسباب سے ہی تاثیر شئی ظاہر ہونی شروع ہوجاتی ہے جسقدر عمل ہوتا جاتا ہے اوسیقدر پر تاثیر ظاہر ہوتی جاتی ہے۔ آگ کے یہ تاثیر ہے کہ اپنی ذاتی حرقت اور حرارت سے دوسری اجسام کو جلادے کسی دوسرے جسم پر جب آگ کا عمل شروع ہوتا ہے ساتہ ساتہ ہی اوسکی تاثیر النار یعنی سوختگی اور حرقت ظاہر ہوتی جاتی ہے آگ کے اس عمل اور حالت سی اقرار کرنا پڑتا ہے کہ عمل اسباب کے ساتہ ہی جزوی طور پر شیؤن کے تاثیرین ظاہر ہونی شروع ہوجاتی ہین۔ جسطرح پر قرب زمانی اور مکانی وغیرہم سی سلسلہ خیالات بندہ جاتا ہے اسیطرح سبب اور تاثیر سے سلسلۃ الخیالات

کا صیغہ شروع ہوجاتا ہے۔ جسوقت انسان حس مشترک وحواس خمسہ کی ذریعہ اور
وساطت سے اشیاء اور امورات کے اسباب یا تاثیرات کو دیکھتا ہے اوس
وقت اوسکے دلمین ذوات شی کا خیال پیدا ہوکر صانع اور موجد ذوات
تک پہنچ جاتا ہے کبھی اوسکے خواص پر لحاظ کرتا ہے اور کبھی عوارض پر
کبھی اوسکے مشابہات پر اور کبھی غیر مشابہات پر اسباب کے دیکھنے سے ذات
شی اور سبب کا بڑی آسانی اور سہولت سے خیال پیدا ہوجاتا ہے اسواسطی
کہ اونکو اسباب سے اعلے درجہ کی قربت حاصل ہوتی ہے۔
کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ نتائج اسباب اور تاثیرات وجود اسباب اور
دیگر تاثیرات کے خیالات کو پیدا کردیتی ہین۔ جیسا دہوپ کے دیکھنے سے
آفتاب کے طلوع پر استدلال کیا جاتا ہے یا دہوئین کے نکلنے سے آگ کا
وجود خیال کیا جاتا ہے سببی اور تاثیری خیالات اپنی ذاتی وسعت کے
لحاظ سے اور شقوق کی نسبت سے ایک صورتون اور حالتون پر ختم ہوتی
ہین۔ اور اون کا سلسلہ سبب پر جا ختم ہوتا ہے گویا ایک شی کے
ابتدائی حالات سے آخری حالات معلوم ہوجاتی ہین۔

نمبر ۲ دوم

انسان کی قوت متخیلہ مین یوم ولادت سے ہی خیالات کا ایک ایسا
سلسلہ شروع ہوتا ہے کہ آخیر دم تک قائم وثابت رہتا ہی انسانکو
خواہ کسی قسم کی غم اور خوشی لاحق ہو اور اوسکے سر پر کتنی ہی مصیبتین
اور تکلیفین محیط ہون وہ کیسی ہی کام اور شغل مین مشغول اور مصروف ہو
اس سلسلہ مین کسی قسم کا فرق اور انقلاب واقعہ نہین ہوتا دم نزع
تک اسکا تسلسل جاری اور ساری رہتا ہے ہم بہتیرا چاہتے ہین کہ کبھی

وقت دم بھر کے لیئے یہ سلسلہ ٹوٹے اسمین بھی کمزوری واقعہ ہو مگر کچھ
نہین ہوسکتا۔ الحق یہ طبعی سلسلہ ہی اسکے انقراض کیواسطی کوشش کرنا لازف ا
گاڑ کو توڑنا ہے۔ ہم کیسی ہی غم اور مصیبت مین گرفتار اور مبتلا ہون
ہمارے خیالی سلسلہ کی چکی چلتی رہتی ہے۔ واٹسن صاحب کا قول ہی
کہ انسان کی قوت خیالیہ کو خدا نے کوکی ہوئی گھڑی کی مانند پیدا کیا ہے
جب دیکھو روان ہی نظر آئیگی ہم جب کسی سخت اور مہلک بیماری مین ماخوف
ہوتی ہین تو باوجود ایک سختی اور تکلیف کے ہماری قوت متخیلہ خیال
ور خیال پیدا کرتی جاتی ہے۔ ہم بہتیرا زور دیتے ہین کہ خیالی رفتار مین
فرق آوے اور کوئی دم دم لے مگر کچھ اثر نہین ہوتا اگر ایک شخص کے ساتہ
بڑی توجہ سے کسی قسم کی باتین کررہے ہین۔ تو دوسری طرف سے اور ہی
قسم کے خیالات پیدا ہوتے جاتے ہین۔ سونیکی حالت مین بھی قوت خیالیہ
کی رفتار مین کچھ فرق نہین آتا بیداری سے بھی زیادہ چلتی ہے۔ خوابون کا
دیکھنا اسیکی کارروائی ہے جب انسان سوجاتا ہے تو اوسکی قوت خیالیہ
باعث آرام پانیکی جو حالت بیداری مین میسر نہین ہوتا طرح طرحکی خیالات
پیدا کرتی ہے یہ بات بحث طلب ہے کہ آیا خواب کی حالت مین جو خیالات
پیدا ہوتے ہین بیداری کی خیالات کا عکس ہوتے ہین یا نئے طور پر پیدا
ہوتے ہین۔ بہتون کا یہ مذہب ہے کہ بیداری کی خیالات کا عکس اور نمونہ ہوتے
ہین۔ بیداریکی حالت مین قوت متخیلہ نے جو جو خیالات حواس خمسہ اور حس
مشترک کے ذریعہ سے حاصل کئے ہوتے ہین خواب مین اون کی شکلین اور
صورتین اونے تغیر کے ساتہ نمودار ہوجاتے ہین۔ بہتون کا قول ہے
کہ کچھ خیالات بیداری کے خیالات کا نمونہ اور عکس ہوتے تھین

اور کچھ سنئے طور پر ظاہر ہوتے ہین جس طرح پر قوت خیالیہ بیداری مین بلا
مدد حس مشترک و حواس خمسہ بعض خیالات کو پیدا کرسکتی ہے اسیطرح
خواب مین بھی بلا امداد حواس خمسہ اور حس مشترک پیدا کرلیتی ہے ۔
تسلسل خیالات کی صورت مین ایک اعتراض وارد ہوتا ہے کہ آیا جب خیالات
کا سلسلہ صورت پذیر ہوتا ہے تو پہلی خیالات جو قوت متخیلہ کو حاصل ہوتے
ہین قائم رہتے ہین یا زائل ہوجاتے ہین اگر کہو کہ زائل ہوجاتے ہین تو
پھر بعد ازالت یاد کیون آجاتے ہین ۔ جواب اسکا یہ ہے کہ جو
خیال ایکدوسرے خیال کے بعد پیدا ہوگا اوسکی حیثیت ذاتیہ ۳ حال سے
خالی نہ ہوگی یا تو نئے پہلے خیال سے زور آور ہوگا یا کمزور یا مساوی اگر
زور آور ہوگا تو پہلا خیال اوسکا محکوم ہوجائیگا ۔ حاکم اور محکوم مین منافرت
کا ہونا مشکل ہے اور اگر کمزور ہوگا تو خود محکوم ہوکر رہیگا سو یہ پہلی صورت
کا عکس ہے اور اگر مساوی الحیثیت ہوگا تو ایک ذات ہوجائینگی اور دوسرے
ہم کہتے ہین کہ جب قوت خیالیہ خیالات کو قبول یا پیدا کرتی ہی تو اونکو برابر
قوت حافظہ کے سپرد کرتی جاتی ہے اور قوت حافظہ باین حیثیت کہ وہ
طبعی طور پر ایک دیانت دار محافظ اور محاسب کا رتبہ رکھتی ہے اون خیالات
کو جنکو قوت خیالیہ نے سپرد کیا ۔ ایک ہوشیاری اور دیانتداری سے
اپنے خزانہ مین بطور مستودعات جمع کرلیتی ہے ۔ جبکہ قوت خیالیہ
اپنے خیالات کو خواہ وہ حواس خمسہ اور حس مشترک کے ذریعہ سے
حاصل کئے ہون یا خود پیدا کئے ہون بطور امانت کے
قوت حافظہ کے سپرد کردیتی ہے اور قوت حافظہ اونکو اپنی طبعی
خزانہ مین جمع کرلیتی ہے تو پھر اعتراض مذکور کسطرح پر وارد ہوسکتا ہے البتہ

اوس صورت مین ورود اعتراض مذکور کا اندیشہ تھا کہ جب قوت خیالیہ خیالات
کو اپنے ہی پاس رکھتی۔ بہت خیالات زائل بھی ہو جاتے ہین اور کسی
عارضی سبب کے باعث اعادۃً یا دبھی آجاتے ہین خیالات زائل
شدہ کا اعادۃً یاد آجانا ممکنات سے نہین ہے عیاں راچہ بیان۔

باب چہارم

ہر ایک انسان کو دو قسم کے امراض اور عوارض لاحق ہوتے ہین۔
جسمانی۔ اور روحانی۔ اور انہین دونو قسمون سے قوت خیالیہ متاثر
ہوتی ہے اگرچہ تمام عوارض اور تاثیرات کا بیان ایک طوالت چاہتا ہے
مگر بالاختصار چند صورتین بیان کیجاتی ہین۔

نمبر اول

قبل اسکے کہ اصلی مدعا کو شروع کیا جاوے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اوس (ضرور ہے)
بحث کو جو جسمانی اور روحانی امراض کی بابت کیا کرتی ہین مطلعین اور
ناظرین کتاب ہذا کی ذہن نشین کیا جاوے۔ اس امر مین مدت سے بحث چلی آئی ہے
کہ آیا جسمانی عارضونکی تاثیرات روح پر مؤثر ہوتی ہین یا نہین۔ اور علی ہذا القیاس
روحانی عارضون کی تاثیرین جسم پر اثر ڈالتی ہین یا نہین حکیم بو اسنخ کا خیال ہے
کہ جسم کے عوارض روح پر اور روح کے عوارض اور امراض جسم پر مساوی طور پر مؤثر ہوتی ہین
سبب جسم کو کوئی مرض اور عارضہ لاحق ہوتا ہے تو روح ماوف ہو جاتی ہے اور جب روح
کو جسم زخم پہنچتا ہے تو جسم متاذی ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر صاحبان کے خیال مین
جسم اور روح مین ایک ایسا لطیف تعلق اور رابطہ صانع کل نے رکھدیا ہے
کہ جو ایک کو دوسرے کے غم اور خوشی مین شریک اور ساجھی بنا دیتا ہے
دیکھو جب ہمارے جسم کو تھوڑی سے ہی تکلیف پہونچتی ہے

توہماری روح کسی قسم کے اضطراب اور بیقراری مین گرفتار ہو جاتی ہے
علے ہذ القیاس جب روح کو کچہ تکلیف اور اذیت پہنچتی ہی توہمارا جسم
اور بدن متاذی ہو جاتا ہے اگر ہم کو تہوڑا سا بھی فکر اور غم ہوتا ہی توہمارا
بدن اور جسم سوکہ کر کانٹا ہو جاتا ہے - اسطرح پر جب ہمارا جسم اور بدن
آرام اور راحت مین ہوتا ہے تو روح بہی بہ آرام رہتی ہے اور علی ہذا القیاس
جب روح کو اسائش اور خوشی حاصل ہوتی ہے تو جسم بھی ایک صحت اور
تندرستی مین رہتا ہے جو اوسکے واسطے ایک آرام و اسائش ہے -
حکیم بو علے کا قول ہے کہ در اصل جسم اور بدن پر کوئی عارضہ اور مرض
اثر نہین کرتے جو کچہ اثر ہوتا ہے روح سے ہی مختص ہے عارضہ اور
مرض کی تعریف یہ ہے کہ اوس سے مریض کو کسی قسم کی تکلیف اور گزند
پہنچی جسم کو اوسیوقت تک تکلیف معلوم ہوتی ہے کہ جبتک اوس مین
روح قائم ہے جب روح نکل جائیگی کوئی عارضہ اور مرض اثر نہ کریگی جب کہ
جسم روح کے ہونے سے ہی ماؤف اور متاذی ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ
درحقیقت سب عوارض لاحقہ روح پر سے اثر کرتے ہین - اگر ہم انسان کی
اعضا مین سے کوئی عضو کاٹ دین گے تو اوسپر کسی قسم کا عارضہ اور
مرض اثر نہین کریگا حالانکہ اوسکے متشابہ اعضا پر جو اپنے طبعی حالت
پر قائم ہین برابر اثر ہوتا ہے اس سے ہم ایک زور کے ساتہ استدلال
کر سکتی ہین کہ عوارض اور امراض کا اثر روح کے ساتہ ہے مختص ہی
جسم صرف ایک قالب ہے اوسکو روح کے ساتہہ کیا خصوصیت
ہے اسکے - حکیم علویخان کہتے ہین کہ نہین انسان کے جسم مین
بھی ایک حس رکہی گئی ہے جس سے انسان دکھ اور درد معلوم

کر سکتا ہے کو روح بجائی خود جسم کے حقیقت اور جزو اعظم ہو اور اوسی
پر جسم کی بقا منحصر ھے مگر بجائے خود جسم کو بھی ایک حس حاصل ہے جس سے
امراض اور عوارض سے کے تاثیرات کو قبول کر سکتا ہے اسلئے
میرے خیال مین بلحاظ حقیقت انسان کے حکیم بوعلی کا قول قرین
صحت معلوم ہوتا ہے اور مین اس امر کو ایک معقول اور صحیح امر خیال کرتا
ہون کہ اصل مین عوارض اور امراض سے کے تاثیرون کی مدرک روح ہی ھے
ہم ہر ایک ذی روح اور انسان کو اوسی حالت مین ذی روح اور انسان کہہ سکتے ہین
کہ جب اوس مین روح موجود ہو اگر ان کا اطلاق جسم پر ھے
ہو سکتا ہے تو ضرور ھے کہ ہم بہت سے پتھر کے تصویرون کو بھی
انسان کہین اگر بدن اور جسم مین بھی کوئی حسی مادہ ہوتا تو لازم تہا کہ
بعد نکلجانے روح کے ثابت اور قائم رہتا کیونکہ وہ تو روح سے الگ
اور جدا تھا صرف جسم کے ساتھ ہی خاص تہا ضرور تھا کہ ابتدای حالت کی
طرح کہ جب جسم مین روح تھی جسم کے ساتھ قائم رہتا مگر بعد نکلنے روح کے جسم
مین کوئی حسی مادہ نہین پایا جاتا اس سے ہم استدلال کرسکتے ہین کہ جسم مین
کوئی حسی مادہ مخلوق اور موجود نہین ہے انسان جو جسم اور بدن کیوساطت
سے امراض اور عوارض کی تاثیرون کو معلوم کرلیتا ہے حقیقت مین وہ
روح ہے کہ ذریعہ سے معلوم ہوتے ہین جب انسان کے جسم پر کسی قسم
کی چوٹ لگتی ہے تو وہ روح پر سے لگتی ہے جب کوئی تکلیف پہنچتی ھے
تو روح کو ہی پہنچتی ھے روح کے نکلنے کے بعد اگر جسم کو ہزار دن
تلوارین مارین خبر بھی نہین ہوتی جب کسی آدمی کا کوئی عضو مخدور ہوجاتا ہے
اور اوس سے روح الدم نکل جاتی ھے تو اوس عضو کو کسی قسم کی تکلیف اور درد کہ

معلوم نہین ہوتا۔ ہان یہ بات ضرور ہے کہ بعض امراض وعوارض بذریعہ جسم روح پر موثر ہوتے ہین اسیواسطے بعض امراض کو جسمانی امراض کے نام سے موسوم کرتے ہین ہم نے بھی اسیواسطے عوارض اور امراض کو دو قسم پر تقسیم کر دیا ہے امراض اور عوارض جسمانیہ سے وہ امراض مراد ہین جو بوسیلہ جسم روح پر اثر کرتے ہین اور روحانی سے وہ عوارض مراد ہین جو محض روحانی طور پر مؤثر ہوتے ہین۔ ذریعہ اور وسیلہ ہونا اور صورت ہے اور بذاتہ کسی امر کا مستقیم ہونا اور حالت۔ قوت خیالیہ پر جس قدر امراض اور عوارض مؤثر ہوتے ہین اون کا شمار اور حصار ایک مشکل امر ہے مگر مختصر طور پر چند حالتین اور صورتین معرض تحریر مین لائی جاتی ہین۔ جن سے دوسری صورتون کی حالت اور مقدار بھی معلوم ہو سکتا ہے۔ قوت خیالیہ بالعموم صور مندرجۂ ذیل کے حدوث سے متاذی اور ماوف ہوجاتی ہے۔ ۱۔ سر کو کسی قسم کے اذیت اور تکلیف پہنچنے سے۔ ۲۔ مغز مین مرض پیدا ہوجانے سے۔ ۳۔ ایسی بیماریون کی حدوث سے جو کلاً یا جزاً اپنے اثرون کو دماغی طاقتون تک پہنچا سکین جس سے کم یا زیادہ دماغی طاقتین متاذی ہون۔ ۴۔ اکل و شرب کے عدم اعتدالی اور بدپرہیزی سے۔ اول جب کسی آدمی کے سر کو جو اعضاء رئیسہ ہین سے ہی کسی قسم کی تکلیف یا اذیت پہونچتی ہے تو اس باعث کہ قوت خیالیہ مغز مین قائم ہوتی ہے اوسپر بھی اثر ہوجاتا ہے اور اوس طبعی رفتار اور تیزی مین جو خدا نے اوسمین رکھی ہوئی ہے ایک فرق پیدا ہوجاتا ہے جس سے خیالات کی وسعت اور مقدار کی حالت دگرگون ہوجاتی ہے اگر کسی امر کی نسبت قوت متخیلہ

متوجہ ہوتی ہے تو ایک بیقراری اور اذیت کی صورت پیدا ہو
جاتی ہے ہرچند آدمی کوشش اور سعی کرتا ہے کہ اپنے خیالات کو وسعت
دی لائن کچھ فائدہ نہین ہوتا توجہ اور غور سے ایسی نازک حالت نمودار
ہوتی ہے کہ انسان اوس سے بالکل تعلق قطع کرلیتا ہے۔ جب آدمی کا سر
متاذی اور آفت زدہ ہوتا ہے تو قوت خیالیہ کو اس حیثیت سے کہ
وہ اوسمین داخل اور شامل ہے ساتھ ہی اذیت پہنچ جاتی ہے اور اوس
کی اصلی رفتار مین فرق اور انقلاب واقعہ ہوجاتا ہے۔ متاذی
ہونے کی صورت مین قوت مذکور اپنی ذاتی وسعت کے اظہار پر کام
یاب نہین ہوسکتی۔ اور انسان کو کئی قسم کے مناقص کا متحمل ہونا پڑتا
ہے۔ دوم۔ بعض وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان کے مغز مین
کوئی عارضہ لاحق ہوجاتا ہے اور اس سبب سے قوت خیالیہ کی تیزی اور
رفتار مین فرق آجاتا ہے۔ ایسے عارضہ سے قوت مذکور کے طبعی اور
واجبی کارروائی مین بہت جلدی فرق آتا ہے اسلئے کہ مغز مین ہی
قوت مذکور کا محل ہے یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب کسی شی کا محل ماؤف
ہوجاتا ہے تو شی کو بھی اذیت پہنچتی ہے حال اور محل مین ایک ایسی نازک نسبت
ہوتی ہے جو تھوڑی سی تغیر اور تبدل کے ساتھ ہی موثر اور ظاہر ہوجاتی ہے
اور اس سے حال کی اصلی صورت اور حالت مین فرق آجاتا ہے جب انسان کا
مغز ماؤف اور متاذی ہوجاتا ہے تو قوت خیالیہ بہ نسبت اور عارضون اور
مرضون کے نہایت ناقص اور خراب حالت مین مبتلا ہوجاتی ہے کیونکہ
یہ عارضہ اوس سے بہت ہی قریب ہوتا ہے گویا اوسکی خاص ذات مین
داخل ہوتا ہے قرابت عارضہ کی باعث طرح طرح کے آثار بین اور

حسنرا ئین پیدا ہو جاتی ہین - یہانتک کہ انسان ہر ایک خیال کے قبول
اور پیدا کرنے سے ناچار اور مجبور ہو جاتا ہے - ڈاکٹر رینگر کا
قول ہے کہ جب انسان کا مغز کسی عارضہ کے سبب ماؤف ہوتا ہے
تو اوس مین ایک ناطاقتی اور تخلل پیدا ہو جاتا ہے جس باعث محسوسات
کا عمدہ طور پر نقش نہین بنتا - اور نہ انسان کی قوت خیالیہ حس مشترک
اور حواس خمسہ کے ذریعہ سے محسوسات اور صور کے اقبال کی جانب
میل ظاہر کرتی ہے - انسان ہر ایک خیال کو بارگران سمجھتا ہے اوسے
سی بات بھی ناگوار گزرتی ہے تنہای اور خاموشی کو دل سے پسند کرتا
ہے تاکہ افت زدہ مغز کو صدمہ اور تکلیف نہ پہونچے -
سوم ۳ - ماسواے دماغی عارضون اور امراض کے اور عارضون اور
مرضون سے بھی بذریعۂ دماغ قوت خیالیہ ماؤف اور متاذی ہو جاتی ہے
بقول ڈاکٹر رینگر کے کوئی ایسا عارضہ اور مرض نہین ہے جو کلاً یا جزاً
دماغ کو متاثر نکرے دماغ اور اعضا کا آپس مین ایک ایسا واسطہ اور تعلق ہی کہ جیسا
بدنکو حرارت سے ہوتا ہی جس طرح حرارت سے بدنکو اطلاع اور خبر ہو جاتی ہے اسیطرح جب کسی
عضو کے ماؤف ہونیسے دماغ متاثر ہو جاتا ہے دیکھو جب انسان کو تپ چڑھتی ہے
دماغ کو کس قسم کی تکلیف اور اذیت پہونچتی ہے پہر ون ہوش حواس
ہی گم رہتے ہین - خیالات کا بذریعہ حواس خمسہ قبول کرنا اور اپنے
طور پر پیدا کرنا تو دوسری بات ہے اپنے ذات اور بدن کی بھی خبر نہین
رہتی علے ہذالقیاس اور مرض بھی اس قدر نقصان رسان اور سخت پیدا ہو
جاتی ہین کہ دماغ بالکل متاذی اور ماؤف ہو جاتا ہے اور قوت مذکور خیالات کے
اقبال یا پیدا کرنیسے عاری ہو جاتی ہے حکیم علوی خان اپنی یادداشت مین

سے لکھتے ہین کہ جب انسان کے اعضا رہین ماسواے دماغ کے کوئی مرض اور
بیماری پیدا ہوجاتی ہے تو دماغ بواسطہ شرائن اور اعصاب مأوف اور
متاذی ہوجاتا ہے - اور مغز کی حالت ایک ابتر حالت ہوجاتی ہے اس
سبب سے جتنی قوتین اور طاقتین دماغ ہین یا اوسکے متصل ہوتے ہین
یا ایسے کسی قسم کا علاقہ اور واسطہ رکھتے ہین متاذی اور مأوف ہوکر
اپنی ذاتی اور طبعی کارروائی سے رہ جاتے ہین - چہارم عدم الاعتدال
اور بدپرہیزی سے بھی قوت خیالیہ اپنی صحت کی پٹری سے اوتر جاتی
ہے اور اوسمین ایک ایسی خرابی ظہور پذیر ہوتی ہے کہ عمدہ خیالات
کی جگہ ردی اور واہی خیالات کو پیدا کرنی لگ جاتی ہے اور اس قدر
سست اور کاہل ہوجاتی ہے کہ معقول اور ضروری خیالات کا قبول
یا پیدا کرنا ایک لغو فعل خیال کرتی ہے بہت سی ایسی غذائین اور اطعمہ ہین
جو بالذات اپنی تاثیرات اور امزجہ کے لحاظ سے طبائع انسانیۃ الخصوص
دماغ کیلئے مضر اور نقصان رسان ہین اونکی کہانیسے انسان کی دماغی طاقتون کو ضرر اور
نقصان پہنچتا ہے اور دماغی طاقتون کی منقوص ہونیسے قواے دماغیہ مأوف
اور متاذی ہوجاتی ہین حکیم جالینوس کا قول ہے کہ جب انُ بری غذائین اور اطعمہ
کہاتا ہی تو اونکی تاثیرات دماغی طاقتون کو بہت جلدی ضرر اور نقصان پہنچاتی ہین اور
وہ ضرر رفتہ رفتہ تمام دماغی قوتون مین بٹ جاتا ہی جس سے قوتین ماوف ہوجاتی ہین -
جیسا خراب اور مضر غذاون کی کہانیسے دماغ کے ذریعہ سے دماغی طاقتین
متاثر ہوجاتی ہین ایسطرح عمدہ غذاؤن کی کمی یا زیادتی سے دماغ کو نقصان
پہنچتا ہے جب کوئی آدمی نفیس غذا کو بھی حد اعتدال سے گزر کر استعمال مین
لاتا ہے تو اوس سے بھی بجائے فوائد کے نقصان اور مضار ہی حاصل

ہوتے ہین غذا اوسی حد تک مفید اور عمدہ خیال کیجا سکتی ہے کہ جب اوسکو
ایک اعتدال سے استعمال مین لایا جاوے حد اعتدال سے گزرنا کئی ایک طرح پر ہے
ایک تو غذا کا کم زیادہ کر دینا اور دوسرا اوسکی اصلی قوت اور حالت کو خراب
کرکے استعمال مین لانا جیسا کسی غذا کی کمی اور زیادتی نقصان رسان ہے اسیطرح اوس
کا اصلی حالت سے بگاڑ کر استعمال مین لانا مضر ہے - نمبر دوم -
جسطرح جسمانی عوارض قوت خیالیہ پر موثر ہین اسیطرح پر روحانی عوارض اور
امراض وارد ہوتے ہین اگرچہ روحانی مرض بے اندازہ ہین مگر اونمین سے
صرف چار مرض بیان کئے جاتے ہین - غمی - زمانی - مکانی - صفاتی -

عوارض غمی کا بیان

قبل اسکے کہ غم کی تاثیرات کو بیان کیا جاوے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ غم کی
حقیقت اور تعریف لکھی جاوے - اہل فلاسفہ کے نزدیک غم اوس اندوہ اور حالت
کا نام ہے جسکے ساتھ رجا اور توقع نہ شامل ہو علما فلسفہ ذہنی کا اسبارہ مین اختلاف
ہے اور مقدار واقعہ اور صدمہ کے مقدار پر منحصر ہوتا ہے جیسا صدمہ اور واقعہ
ویسا ہی غم اگر واقعہ بڑا ہے تو علی ہذا القیاس غم بھی بڑا ہے اور اگر واقعہ چھوٹا ہے
تو غم بھی چھوٹا ہے صدمہ دو قسم پر منقسم ہے ایک صدمہ تو وہ ہے کہ ظاہری طور پر
کسی اعضا سے مختص ہو جیسے گولی کا لگنا یا کسی مرض کا ہو جانا - اور ایک صدمہ
وہ ہے کہ ایسا تو نہو مگر کسی روحانی امر کے ظہور سے صدمہ پہنچا ہو شق اول کا
صدمہ بہ نسبت شق دوم کے مغموم کے حق مین زیادہ نقصان رسان نہین ہے
اور شق دوم کا صدمہ ایک بڑا صدمہ ہے اور اوسکی کئی قسمین ہین منجملہ
اونکے دو قسمین بہت مشہور ہین سمعی - قیاسی - سمعی وہ ہے جو کسی کی
ذریعہ سے کوئی ایسی بات سُنی گئی ہو جسکی استماع سے روح متاثر ہو جاوے

اور قیاسی وہ ہے کہ اپنے طور پر کسی امر کے حسن وقبح کے بابت خیال کیا اور
بباعث ادراک قباحت شی قیاس کردہ کے روح کو ایک صدمہ پہنچا ہو۔
جب روح اور دل کو کسی قسم کا صدمہ پہنچتا ہے تو اوسکا اثر دماغ کو بھی گھیر لیتا ہے
اسباعث قوت متخیلہ ماوف ہوکر اپنی واجبی اور ضروری کارروای سے روک
جاتی ہے غم ایک ایسلی نامراد مرض جانئے ہے کہ انسان کی زندگی کی چلتی ہوئی گاڑی کو
بند کردیتا ہے ۔ قوت خیالیہ لطافت اور پاکیزگی کے باعث غم کے برے
اثرون کو بہت جلدی اور آسانی سے قبول کرلیتی ہے اور متاذی ہوکر
خیالات کے اقبال یا پیدا کرنے سے رہ جاتی ہے ۔ حکیم ابوالحسین کا قول
ہے کہ جب انسان کو کسی قسم کا غم لاحق ہوتا ہے تو اوسکی روح اور دل
اور دوسری قوّتون کے سامنے گویا ایک کثیف اور غلیظ بدلی چھا جاتی ہی
اس سبب تمام قوتین اپنی واجبی اور ضروری کارروای کے کرنیسی متعذر ہو
جاتی ہین بالخصوص قوت خیالیہ جس کو ہر ایک وقت حواس خمسہ ظاہریہ کے
معاونت اور مدد درکار ہی نہایت ہی ابتر حالت مین ہو جاتی ہے حواس خمسہ
غم کی باعث بالکل ناکارہ اور مکدر ہو جاتی ہین کسی خیال اور صورت محسوسہ کو قوت حس
مشترک تک نہین پہنچاتی ۔ شب و روز غم کیطرف ہی دھیان لگا رہتا ہے ۔
البتہ غم کے خیالات اور صورتین اکثر نمودار ہوتی رہتی ہین جب کوی مغموم سوتا
ہے غم مین ہی سوتا ہے اور جب اوٹھتا ہی غم کی چادر ہی اوڑہی اوٹھتا ہی اسکی واسطی
کسی دن کی صبح اور شام ایسی نہین ہوتی جو فرحت اور خوشی مین گزری ۔
اوسپر کوی ایسی گھڑی نہین آتی جسکا کوئی منٹ با فرحت ہو افسوس ایسی
شخص کی زندگی غمون اور دکھون مین سے گزر جاتی ہے انا اوسکی قوت خیالیہ
ہر چند چاہتی ہے کہ غمون کو دور کرکے اور اور خیالات پیدا کرے اور حواس

حمد سے مدد لے مگر غمون کی آندھی کچھ نہین کرنے دیتی

عوارض زمانیکا بیان

انسان کے قوت خیالیہ پر زمانون کا تغیر تبدل اور الٹ پلٹ بھی موثر ثابت ہوا ہے قبل از بیان آثار زمانیہ ضرور ہے کہ اوس اعتراض اور خدشہ کا جواب دیا جائے جو ورود آثار مذکور کی بابت کیا کرتی ہین معترضین کا اعتراض ہے کہ مثل فلاسفہ کے ماہرین اس امر کو مانتے ہین کہ قوت خیالیہ قسم قسم کی خیالات پیدا یا قبول کرسکتی ہے گو یا کہ مختلف خیالات کی مقبل اور موجد ہے زمانون کا تغیر تبدل معلوم کرنا منجملہ خیالات مختلفہ کے ایک خیال ہے جسکو قوت متخیلہ نے ذاتی طور پر پیدا کیا جس کو دوسرے لفظون مین یون تعبیر کرسکتی ہین کہ وہ قوت خیالیہ کا عرض لازمی ہے جبکہ زمانونکا تغیر تبدل قوت خیالیہ سے بالاستلزام مربوط اور متعلق ہے تو اس صورت مین اوس کا قوت خیالیہ پر مؤثر ہونا مدلل نہین ہوسکتا کیونکہ عوارضات شئی خواہ لازم بالذات ہون خواہ عارض بالذات ذات شئی پر کسی صورت مین موثر نہین ہوسکتی - الجواب ہم مانتے ہین کہ قوت خیالیہ بذاتہ بھی خیالات کو پیدا کرسکتی ہے لیکن معترض صاحب کا یہ قانون کہ زمانونکا تغیر تبدل عرض لازمی ہونیکی سبب قوت خیالیہ پر موثر نہین ہوسکتا ایک کمزور قانون ہے اگر معترض صاحب کو لفظ تاثیر کی تعریف معلوم ہوتی تو ایسا کمزور کلیہ قائم نکرتی منزل فلاسفہ والون نے اپنی اصطلاح خاص مین تاثیر کی اسطرح پر تعریف کی ہے کہ تاثیر ایک ایسی عمل کا نام جس سے کسی قوت کے موجودہ حالت مین کسی قسم کا فرق اور انقلاب واقعہ ہوجاوے لو فرضنا کہ بقول معترض صاحب زمانہ کا تغیر تبدل قوت خیالیہ کا عرض لازمی ہے تو بھی تعریف تاثیر کے روسے کلیہ مذکور بالکل ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ اوس عرض لازمیہ سے بھی قوت خیالیہ کے

موجودہ حالت مین کچہ نہ کچہ فرق آجاتا ہی فاذا وقع الفرق بین حالتہا فثبت ان تاثیر العوارض علی ذات الشئ متحقق کان کلی او جزیا زمانو نکی تغیر کی آثار اور پرتوی انکی قوت خیالیہ پر دو طرح سی موثر ہوتی ہین ایک بذریعہ قوت سامعہ اور دوسری بوساطت قوت باصرہ جب عام طور پر انکی پرانی حالتون اور اوضاع اطوار مین اپنے طور پر یا کسی خارجی ریفارمر کی کوشش اور سعی سے فرق آتا ہے تو اوسوقت انسان کی قوت متخیلہ بذریعہ ادراکات الروح اوس انقلاب کی بابت خیال کرتی ہے اور اوسکی حالت مین پہیہ کی طرح ایک گردش اور حرکت پیدا ہوجاتی ہے جسکو حرکت اضطرابیہ سے موسوم کرتی ہین گردش اور حرکت کے کرتے کرتے قوت خیالیہ ایک ایسی مرکز پر آکر ٹھہر جاتی ہے کہ وہ مرکز یا تو حالت منقلبہ کے بالکل موافق ہوتا ہے اور یا اوس مین جزوی طور پر فرق پایا جاتا ہے درصورت حاصل ہونے پہلی صورت کی انکی قوت خیالیہ بالکل حالت منقلبہ کے موافق کارروای کرتے ہے اور درصورت پیدا ہونے دوسرے صورت کے قوت مذکورکے کارروائی متذبذب ہوجاتی ہے لاکن میلان اوسکے حالت جدید کیطرف ہی ہوتا ہے اسواسطے کہ حالت جدید بہ مخواے کل جدید لذیذ مطبوع طبائع اور مرغوب امزجہ ہوتی ہے۔ بذریعہ قوت باصرہ قوت خیالیہ پر اس طریق سے آثار تبدل ازمنہ صادر اور واقعہ ہوتی ہین کہ جب انسان لوگون کے پرانے اور دیرینہ حالتون کو اپنی آنکھون کے سامنے متغیر اور متبدل دیکھتا ہے اور یقین کرتا ہے کہ دنیا کے لوگون کے حالات اور اطوار اوضاع کی بڑی پرانی جگہ سے اوکھڑ کر ایک نئی جگہ پر قائم ہوئی ہے تو اوسکی قوت خیالیہ اپنی خیالی حالت پر بڑی احتیاط اور دور اندیشی سی نظر اور غور کرتی ہے اور دیکھتی ہے کہ میرے

طبعی خزانہ مین ہر اوس قسم کے خیال کا سکہ بھی موجود ہے یا نہین جب اپنی طبعی خزانہ کو پرانی طرح کے خیالی سکون سے معمور اور بھرپور پاتی ہی تو اوس کی حالت مین ایک طبعی گردش آو حرکت پیدا ہوتی ہے جس سے حسب مقدار گردش اور وزن حرکت کبھی ایک حالت اور کبھی دو حالتین پیدا ہوجاتے ہین یا تو بالکلیت نئی حالت کے مطابق کارروائی کرتی ہے اور یا اضطراب کے حالت مین رہتی ہے مثل فلاسفہ کے ماہرون کا قول ہے کہ زمانہ کا اولٹ پلٹ ہر ایک شخص کے قوت خیالیہ پر اثر کرجاتا ہے لیکن بعض لوگون کی قوت خیالیہ مین جو انقلاب واقع نہین ہوتا اسکا یہ باعث نہین ہے کہ نئے زمانہ کی حالت نے کچھ اثر نہین کیا بلکہ یہ موجب ہے کہ اونکے قوت خیالیہ بعض اسباب کے باعث زمانہ کے نیو پوسیی کے قبول کرنیکو ظاہر نہین کرسکتے عدم اظہار نئی حالت سے یہ لازم نہین آتا کہ زمانہ نے اونکے قوت خیالیہ پر اثر نہین کیا۔ نیچے کی واضح مثال دیکھو اور تسلی کرو۔ مثال۔ اگر کسی کثیف یا غلیظ کپڑے کو کسی لطیف عرق یا کسی دوسری شے سے تر کیا جاوی تو ظاہر مین بباعث کثافت اور غلاظت کپڑے کے وہ عرق وغیرہ معلوم نہ دیگا یعنی اوسکی حیثیت حقیقی اور اثر تام ظاہر نہین ہوگا گو اوس کپڑے مین بظاہر طور پر عرق وغیرہ کا نشان نہ ملے مگر ہم ذات عرق کے لحوق سے انکار نہین کرسکتے۔

عوارض مکانی کا بیان

جسطرح پر عوارض زمانی قوت متخیلہ کے طبعی حالت پر اثر کرجاتے ہین اسیطرح پر عوارض مکانیہ مؤثر ہین جب آدمی اچھے مکانون مین بود و باش رکھتا ہے تو اوسکی روح اور دل فرحت اور خوشیکی باعث ایک اعتدال پر قائم ہوتی ہی اور اوسکی ذریعہ سی قوت خیالیہ ایک وسعت اور عمدگی سے خیالات کو قبول

یا پیدا کرتی ہے اور جب آدمی کثیف یا خراب مکانون مین بود و باش رکھتا
ہے تو اوسکی قوت متخیلہ مکان کی کثافت اور غلاظت کی باعث کثیف اور غلیظ
ہوکر اپنی طبعی فرائض کے پورا کرنے مین روک جاتی ہے مکانی غلاظت
اوسکو مجبور کر دیتے ہے کہ کثیف خیالات پیدا کرے جھوپڑی کے رہنے والے
اسیواسطے بدخیال اور بداخلاق ہوتے ہین کہ اون کے سکونتی مکانات
نہایت خراب اور ناقص ہوتے ہین اونکی تمام عادتین اور خیالات اپنے
مکانون کے وضع پر سے کثیف اور مکدّر ہو جاتے ہین اگر اون کو اون
خراب اور غیر مصفا مکانون سے نکال کر عمدہ مکانون مین بسایا جاوی تو یقینا
اونکی خیالات اتر سے اور خرابی کے نامبارک جھونپڑے سے بوریا بندھنا اٹھا
معقولیت اور عمدگی کے مبارک بنگلون مین بسیرا کرین اور اون کے غیر مہذب
حالت مہذب اور شائستہ بن جاوے - اگر کوئی اعتراض کرے کہ مکانی
کثافت قوت خیالیہ پر بذریعہ روح کیونکر موثر ہو جاتی ہے کیونکہ مکانکے
غلاظت اجزاے مکان ہی سے خاص ہے اوسکو ہماری روحون سی کیا نسبت
جواب اسکا یہ ہے کہ گو مکانی کثافت مکانی جزون سے ہی خاص ہی مگر اس
بات کو ذہن نشین کر لینا چاہئیے کہ انسانکی روح ایک مصفا شیشہ کیطرح ہی جسطرح
پر شیشہ مین مکان کے نقشہ اور صورت کا عکس اوتر آتا ہے اسیطرح مرات
الروح مین مکانی کثافت کا عکس ہو جاتا ہے - قطع نظر مکانی کثافت کے
جب آدمی کسی تنگ مکان مین بھی بود و باش اختیار کرتا ہے تو ہزارون طرح
کی خرابیین پیدا ہو جاتی ہین - انگریزی ڈاکترون نے مکانکی صفائی اور
لطافت کو صحت انسانیکا جزو اعظم خیال کر رکھا ہے اپنے کھانی اور دوسرے
مایحتاج کا پیچھے بند و بست کرینگے - مگر سب سی پہلے رہنی کے جگہ کی صفائی

اور لطافت کے تشخیص کر لین گے کسی یورپین کا ایسا مکان نہین ہوگا جسمین غلاظت اور کثافت پائی جاتی ہو - افسوس ہم انڈین کے مکانات مسکونہ بالعموم کثیف اور خراب ہوتے ہین اسیواسطے اونکو طرح طرح کے بیماریان اور عوارض لاحق ہوتے ہین اور بنسبت یورپین لوگونکی خیالات بھی کموزن ہی ہوتے ہین ہمارے ملک کے انجینیرون کو بھی صفای کیطرف چندان خیال نہین -

عوارض صفائی کا بیان

صفائی عوارض سے وہ عوارض مراد ہین جو انسانکی اخلاق سے تعلق اور لگاؤ رکھتے ہون - اخلاق کے بد اور بُری ہونیسے بھی قوت خیالیہ کے پاکیزگی اور لطافت مین فرق آجاتا ہے انسان کی بُری صفتین اور اخلاق ہمیشہ قوت خیالیہ کو اسی امر پر مجبور کرتی ہین کہ بُرے مذموم خیالات کو پیدا کرے جب انسان بُرے لوگونکی مجلس و صحبت اختیار کرلیتا ہی اور اونکی رائے اور اخلاق کا مانوس اور خوگیر ہوجاتا ہے تو اوسکی قوت خیالیہ کی طبعی گردش بھی اوسی طریق پر چلکر کھا جاتی ہے اچھے خیالونکی جگہ مقبوح اور مذموم خیالات کو پسند کرتی ہے اور اوسکی ذاتی وسعت اور فراخی مین ایک ایسی تنگی اور کمی پیدا ہوجاتی ہے کہ صحیح اور معقول خیالات کا قبول یا پیدا کرنا ایک سخت اور دشوار امر دکھائی دیتا ہے جب معقول اور برجستہ خیالات کے شکل دیکھتے ہے اوس کراہت کے باعث جو برے لوگون کے صحبت کا اثر ہوتا ہے متنفر ہوکر اونکی قبول کرنیسے رکجاتی ہے

باب پنجم

جسطرح پر خدا نے انسان کو طرح طرح کی قوتین اور طاقتین عطا کر رکھی ہین اسی طرح پھر انسان کے دل مین اون طاقتون کی تدبیر اور اصلاح کا مادہ

بھی پیدا کر دیا ہے انسان اپنی ذاتی قوتوں کو قواعد مفیدہ اور تدابیر مفیدہ کی استعمال سے جادۂ اعتدال پر قائم کر سکتا ہے اگرچہ قوت خیالیہ کی اصلاح کے قواعد اور تدابیر تو بہت ہین مگر اونمین سے چند قواعد نمبروار بیان کئے جاتے ہین۔

قاعدہ نمبر اول

اس امر کا تجربہ ہو چکا ہے کہ انسان کے جسمانی اور روحانی قوتین معتدل مشق اور استعمال سے رونق اور ترقی پکڑتے ہین اور اونکو ایک جلا اور ضیا حاصل ہوتی ہے جس طرح پر انسان کا جسم بغیر ریاضت کے کمزور ہو جاتا ہے اسیطرح پر قوتین بلا مشق و استعمال ضعیف اور کمزور ہو جاتے ہین قوتون کے استعمال اور مشق سے مراد یہ ہے کہ اونکو بیکار نہ چھوڑا جاوے بلکہ مناسب اور واجبی کام لیا جاوے۔ جب انسان اپنی ذاتی قوتون کو بیکار چھوڑ دیتا ہے تو اونمین ایک کمزوری اور ضعف پیدا ہو جاتا ہے جس سے اونکی طبعی حالت کا نقشہ ایک بہدی اور بھونڈی وضع پر کھنچ جاتا ہے قوت خیالیہ جسکو حواس خمسہ و حس مشترک سے مدد ملتی ہے اوسے صورتمین قوی اور صحیح رہ سکتی ہے کہ جب اوسکو عمدہ طور سے کام مین لایا جاوے اور اوس سے وہ خدمت لیجاوے جو قدرت نے اوسکو سپرد کی ہے سب سے پہلی مناسب ہے کہ ہمارے حواس خمسہ کی حالت صحیح اور درست ہو جب اونمین کوئی نقص پیدا ہو فوراً اوسکی ازالت اور اصلاح مین کوشش کرنی چاہئے تاکہ اونکی صحت مین فرق نہ آوے بہر حال یہ امر نہایت لازمی اور ضروری ہے کہ قوت متخیلہ کو بیکار نہ چھوڑا جاوے ٹھیک اعتدال پر خدمت لینی چاہئے بہتا سے ایسے لوگ ہین کہ قوت خیالیہ کو بیکاری کی حالت مین رکھکر ابتر اور خراب کر دیتے ہین جسکا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ تمام مدت کے واسطے کمزور اور ناقص ہو جاتی ہے یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب ایک قوت کچھ مدت بیکار رہ چکے تو اوسکے حالتمین اس قسم کی کمزوری اور ابتری آجاتی

پیدا ہو جاتی ہے کہ تمام عمر تک اوسکی تاثیرون سے متاثر ہوتی رہتی ہے۔
قوت خیالیہ کی ترقی اور آراستگی کے لئے یہ بات نہایت ضروری اور مناسب
ہے کہ اوسکو معتدل اور معقول طور پر مصروف رکھا جاوے اور وہ اچھی خدمت
لیجاوے اگر ایسا نہ کیا جاویگا تو بہت مناقص اور معائب ظہور پذیر ہونگے۔

قاعدہ نمبر دوم

ضرور اور مناسب ہے کہ قوت خیالیہ کو ایسی باتون اور امورات مین مصروف
اور مشغول کیا جاوے کہ جو اپنی ذات اور تاثیرات مین مفید اور معقول ہون
حواس خمسہ اور حس مشترک کی وساطت سے گو بہت سے امورات اور صور حاصل
ہوتے ہین۔ مگر وہ صورتین اور امورات تمام کے تمام ہی مفید اور معقول نہین ہوتے
اون مین بہت سی ایسی صورتین اور امورات بھی ہوتے ہین جو محض عبث اور لغو
ہوتے ہین دل اور روح کو اون سے کچھ نفع اور فائدہ نہین ہوتا۔
ڈاکٹر ناسین صاحب کہتے ہین کہ جب قوت خیالیہ کو معقول اور ضروری امورات
کے طرف سے باز رکھ کر غیر معقول اور غیر ضروری باتون اور امورات کی اقبال یا
احداث کیجانب راغب اور مائل کیا جاویگا تو اوسمین ایک ایسی گردش اور حرکت
پیدا ہو جائیگی کہ ضروری اور معقول امورات کے گرد اگرد دورہ کرنا ہی عبث اور
لغو سمجھیگی۔ اگر ہمکو منظور ہے کہ ہماری قوت متخیلہ ٹھیک مرکز پر قائم اور ثابت
ہے تو ضرور ہے کہ ہمیشہ معقولات اور ضروری امورات پر لگائے رکھین۔

قاعدہ نمبر سوم

جب آدمی قوت خیالیہ کو معقولات اور ضروری امورات مین مصروف کرتا ہے تو
بعض وقت اوسمین ایک ایسی کمزوری اور ناطاقتی پیدا ہو جاتی ہے کہ معقولات اور امورات
مین دخل دینا ایک تکلیف اور سختی قرار دیتی ہے ایسے وقت مین لازم اور واجب ہے

کہ اوسکو قدرے آرام اور افاقہ دین اور واجبی خدمت لینے سے باز رہین جب اوسکی
حالت افاقہ اور راحت سے حقیقی محور پر آجائیگی تو خود بخود اعادہ شئی یا امر متروکہ
کو حاصل کر لینگی اگر ایسی حالت مین قوت متخیلہ کو آرام اور راحت نہ دی جائیگی
تو بباعث عدم افاقہ اور اسایش کی ایک بہاری انقلاب کا اندیشہ ہو سکتا ہے
سیطرح پر اور قوتین کام کرتے کرتے تہک جاتی ہین اسیطرح پر قوت خیالیہ مین
کسلمندی اور ماندگی پیدا ہو جاتی ہے جو اوسکی ذاتی تیزیکو روکدیتی ہے۔

قاعدہ نمبر چہارم

جب زمانہ کی پٹری اولٹجاوے تو ضرور ہے کہ ہم اپنے قوت خیالیہ کو ایسی خیالات
کے استحصال یا احداث کیطرف مائل کرین کہ جو زمانہ کی مطابق اور موافق ہون
اگر ہم ایسا نہ کرینگے تو ہماری قوت متخیلہ کبھی بھی نئی خیالات اور معلومات
کو پسند نکریگی اور عدم پسندیدگی سے ہماری بہتری اور بہبودی مین فرق
آنیکا خطرہ ہے کیونکہ ہماری ذاتی بہتری اور بہبودی نئی زمانہ کی خیالات سے وابستہ
اور مربوط ہے۔

قاعدہ نمبر پنجم

لازم اور واجب ہے کہ مکانات مسکونہ اور پوشاک وغیرہ کو پاکیزہ اور صاف رکہا جاوے
اور ہمیشہ اس امر پر زور رہے کہ ہماری رہنے کی جگہ اور پہننے کا کپڑا صاف اور لطیف
رہے کپڑونکی کثافت اور مکانات مسکونہ کی غلاظت قوت متخیلہ پر بہت جلدی
موثر ہو جاتی ہے اور قوت متخیلہ ایک تکدر اور غلاظت کے باعث اسپنے
حالت مین ضعیف اور کمزور ہو کر طبعی اور ضروری کارروائی سے روک جاتی
ہے۔ دیکھو جو لوگ غلیظ کپڑے پہنتے ہین اونکے خیالات کس قدر ناقص
اور ابتر ہوتے ہین ہمارے بدنی کثافت اور مکانی غلاظت ہماری قوت خیالیہ کو
چند ہی دنون میں ناقص اور خراب بنا دیتے ہے ہمکو ہر ایک وقت

لحاظ رکھنا چاہیئے کہ ہماری بدنی کثافت اور مکانی غلاظت قوت متخیلہ پر موثر اور کامیاب نہ ہو جاوے۔

قاعدہ نمبر ششم ۶

اغذیہ اور اطعمہ کے عدم اعتدالی اور بد پرہیزی بھی ہماری قوت متخیلہ کے حقیقی حالت کو ایک ناقص اور بُری حالت سے بدل سکتی ہے انسان جو غذائین اور کہانے کہاتے ہین اون سب کی تاثیرین شرائن کے رستہ سی سارا دنی اعلے قوتون پر بٹ جاتی ہین اگر وہ تاثیرین اپنی ذات مین عمدہ اور مفید ہوتے ہین تو قوتین اپنے مرکز پر ثابت اور قائم رہتے ہین اور اگر مضر اور نقصان رسان ہوتے ہین تو طاقتون کو بھی ضرور ایک قسم کے نقصان اور ضرر پہنچتے ہین حکیم علویحان کا قول ہے کہ بُری غذائین اور طعام مفید اور اچھی غذاؤن سے بہت جلدی اور تندی سے اپنے اثرون کو ظاہر کرتے ہین اور بالخصوص قوت خیالیہ کو جس کا مسکن اور مقر دماغ کا مغز ہے بہت ضرر اور نقصان اوٹھانی پڑتے ہین دیکھو جب ہم کوئی فاسد اور بُری غذا کہاتے ہین تو رات کو ہمین کیسی ردی اور فاسد خواب آتے ہین طبیبون نے اقرار کرلیا ہے کہ ردی اور واہیات خواب مفسد اور بُرے غذاؤن کا نتیجہ ہے قطع نظر حالت نومیہ کے حالت بیداری مین بھی ایسی ایسی ردی اور واہیات خیالات پیدا ہوتے ہین کہ سننے والے بھی ٹھٹھون اور چٹکیون مین اوڑاتے ہین۔

جیسا غذاؤن کے فاسد اور بُرا ہونے سے قوت خیالیہ کے حالت مین فرق آجاتا ہے اسطرح پر غذاؤن کے عدم اعتدالی سے بھی بُرے نتائج پیدا ہوتے ہین۔ پس لازم اور ضروری ہے کہ عدم اعتدالی سے بھی احتراز اور اجتناب کیا جاوے

تاکہ قوت خیالیہ ہر ایک قسم کے لغزش اور قباحت سے معصون اور مامون رہے

التماس بخدمت فیضد رجبت ناظرین رسالہ مراۃ الخیال
مصنف عاجز بصدق دل وبکمال عجز وادب گذارش پذیر اور عرض
پرداز ہے کہ اگر اس رسالہ مین کسی قسم کی لغزش اور غلطی
ملاحظہ فرماوین تو عوض نکتہ چینی کے اوسکی اصلاح فرماوین
کیونکہ ایک تو انسان بتقاضاے بشریت بمفحواے
الانسان مرکب من الخطاء والنسیان
سہو اور خطا سے معصون اور مامون نہین ہے اور دوسرے
یہ کہ مین اپنے آپ کو عالمون اور فاضلون مین شمار کرتا نہین
کہ مجہ کو اپنے غلطیون کا اندیشہ نہو مین بے لیاقتون مین آپ کو
اول درجہ کا شمار کرتا ہون فقط

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ اندنون یہہ رسالہ عجیبہ یعنے مراۃ الخیال
ترجمہ منطل فلاسفہ اہتمام سے سرخیل تاجران زمان جناب الحاج
ملا نور الدین بن جیوا الخان صاحب تاجر کتب و سالک مطبع
حیدری و صفدری کے نہایت صحت و انتظام کے ساتھہ بتاریخ
دہم ماہ ذیحجہ ۱۲۹۹ سنہ ہجری مطابق بست و سوم ماہ اکتوبر ۱۸۸۲ع
مطبع صفدری واقع بمبئے مین چھپکر شایع کی گئے
اللہ تعالی مقبول انام فرماوے آمین